

# قلمی جہاد

حضرت خلیفۃ المسے الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل مجلسِ عاملہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کے ساتھ منعقدہ میٹنگ مور نحہ 10 اکتوبر 2015ء کے موقع پر درج ذیل نصیحت فرمائی:

حضور انور ابیّرہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزنے معاونہ صدر دوئم سے ان کے سپُر د ذمہ داری کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ لجنہ کی سلطان القلم سمیٹی کی انچارج ہیں جو تبلیغی حوالہ سے کام کررہی ہے۔

اس پر حضور انور ابیّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزنے دریافت فرمایا کہ آپ کس طرح کام کررہی ہیں؟ کیااس کیلئے آپ کے پاس ایک ٹیم ہے تا کہ با قاعدہ طور پر جواب دیا جاسکے؟ آجکل کافی ویب سائٹس ہیں جو اسلام، احمدیت کے خلاف ہیں۔ ان ویب سائٹس پر جاکر اتنے جواب دیں کہ ان کی ویب سائٹس ہی بلاک ہو جائیں۔ اس پر معاونہ صدر صاحبہ نے بتایا کہ اس وقت بہت زیادہ نہیں لیکن ہم ان ویب سائٹس پر ان کو جواب دیتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف ایک بار comment کھ دینا کافی نہیں۔ آپ اپنے جو ابات سے ان کی سائٹس بلاک کر دیں۔ جننی بھی ایسی ویب سائٹس ہیں انہیں ڈھونڈیں۔ آج کل کافی ویب سائٹس ہیں جو احمدیت، اسلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دین کے خلاف ہیں "۔ (الفضل انٹر نیشنل 27 نوبر 2015ء صفحہ 1)





#### يِسْمِ اللّهِ الرَّحْلِي الرَّحِيةِ . وَعَلَمْ يَنْعَلِيْ عَلَى رَسُولِهِ الكّرِيَّةُ \* وَعَلَمْ يَنْ وَالْسَيْسِ الدَّوْعُوْدِ \* وَالْسَيْسِ الدّ

## س اجداماءالله كينيثا السياح

نه بهی، علمی واد بی مجلّه جلد# 27\_ ستمبر تاد سمبر 2015ء۔ شارہ نمبر 3

گرانِ اعسلیٰ کرم ومحرّم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیه کینیڈا

<u>زیرِ گگرانی</u> کرمه ومحترمه امته النور داؤد صاحبه صدر لجنه اماءالله کینیڈا

نیشنل سیکرٹری امشاع<u>ت</u> ڈاکٹر امتہ القدوس فرحت صاحبہ

> <u>مدیره اُردو</u> فرزانه سنوری صاحبه

<u>پرون ریڈرز</u> طاہرہ نیم صاحبہ، عنبرین منظور صاحبہ، فوزیہ خواجہ صاحبہ

اردو کمپوزنگ اور تزئین وزیب کشن تخمیده ولی صاحبه، ناصره نسیم صاحبه، آن چو بدری صاحبه رضوانه سلمی صاحبه، وجیهه قیوم صاحبه، نداء نصر صاحبه

<u>مینج</u> لا نقه احمد صاحبه پبلشر جبینگ گرافنکس

### عنوانات

1	كلام اللي، كلام رسول مَثَالثَيْنَةِم، كلام امام الزمانٌ
2	ונוניה
3	تضحيحات از خصوصي شاره النساء
4	خطبه جمعه
10	عافیت کا حصار
11	خصوصى رپورٹ جلسه سالانه كينيڈا 2015ء
15	مشاعره برموقع شورئ لجنه اماءالله كينيثرا
15	بجرت
16	اجتماعات کے فوائد وبر کات
18	ماوال محصنته يال جيماوال
19	آپ بیت
20	رشتے لمحہ فکر بیر
22	پياري والده
23	ميرے شہيد والد محترم
26	نداء(ایک کتاب کا تعارف) منفر قات
27	ماهِ متی
28	حياء پا كدامنى اور احمدى عورت
29	منتلی

# كلام اللي

يلَبَغِنَ ادَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُو لِبَاسًا يُوارِث سَوُاتِكُو رِيْشًا وَلِبَاسَ التَّقُوٰى ذَلِكَ خَيْرٌ ولِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقُوٰى ذَلِكَ خَيْرٌ ولِيكَ مِنَ اليَّاللهِ لَعَلَّهُمُ يَذَّكُونَ ﴿ (سروالا مُواف: آيت 27)

اے بن آدم! یقیناً ہم نے تم پر لباس اُتارا ہے جو تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپتاہے اور زینت کے طور پر ہے۔ اور رہا تقویٰ کالباس! تو وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی آیات میں سے پچھ بین تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ (سورہ الاعراف: آیت 27)

# كلام رسول

عَنْ آبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِ كُمْ وَ اَمْوَا لِكُمْ وَلَكِنْ يَّنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَ اَعْمَا لِكُمْ - (ملم)

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے مسلمانو! اللہ تعالی تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیجھتا۔ بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کی طرف دیجھتا۔ بلکہ تمہارے عملوں کی طرف دیجھتا ہے۔ (مسلم)

## كلام امام الزمال عليه اللام

حضرت مسيح موعود عليه السلام فرماتے ہيں:

" حقیقی متقی وہ مخص ہے کہ جس کی خواہ آبر وجائے، ہزار ذلت آتی ہو، جان جانے کا خطرہ ہو، فقر و فاقہ کی نوبت آئی ہو تو وہ محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ان سب نقصانوں کو گواراکر ہے لیکن حق کو ہر گزنہ چھپائے۔۔۔ تقویٰ کے بھی مراتب ہوتے ہیں اور جب تک بیہ کامل نہ ہوں تب تک انسان پورا متقی نہیں ہو تا۔۔ جب تک انسان خدا تعالیٰ کو مقدم نہیں رکھتا اور ہر ایک لحاظ کو خواہ برادری کا ہو، خواہ قوم کا، خواہ دوستوں اور شہر کے رئساکا خدا تعالیٰ سے ڈر کر نہیں توڑ تا اور خدا تعالیٰ کے لئے ہر ایک ذلت بر داشت کرنے کو تیار نہیں ہو تا تب تک وہ متی نہیں ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اوراس کوراضی کرنے کے لئے جو شخص ہر ایک بدی سے بچتا ہے اس کو متقی کہتے ہیں "۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 74 – 75)

" یہ بالکل سچ ادر راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسروں کے آگے ہاتھ پپارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔۔۔ میر اتواعتقاد ہے کہ اگر ایک آدمی باخد ااور سچامتی ہو تو اس کی سات پشتوں تک بھی خدار حمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے "۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 244-245)

### ادارس

حضرت خليفة المسيح الخامس ايّده الله تعالى فرماتے ہيں كه

"بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ عبادت میں شوق کس طرح پیداہو؟ ہم کوشش کرتے ہیں تب بھی یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ تو یادر کھناچاہئے کہ بندہ کاکام میہ ہے کہ مستقل مزاجی سے کوشش کر تارہے۔اس ایمان پر قائم ہو کہ جو کچھ ملناہے خدا تعالی سے ہی ملناہے، تب ہی وہ کیفیت پیداہو سکتی ہے جو خدا تعالی کے قریب کرتی ہے اور پھر عبادت کے شوق کو بڑھاتی ہے"۔
سے ہی ملناہے، تب ہی وہ کیفیت پیداہو سکتی ہے جو خدا تعالی کے قریب کرتی ہے اور پھر عبادت کے شوق کو بڑھاتی ہے"۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ستمبر 2015ء)

خدانعالی سے محبّت کرنااور اُس کا قرب پاناہر انسان کی فطرت میں موجود ہے۔ قُربِ خداوندی پانے کیلئے انسان اپنے پروردِ گار کی عبادت کرنے والا ہو یااُس کی مخلوق کی خدمت کرنے والا۔ خدانعالی کو اپنے بندے کی ہر وہ اَدا پبندہ جو اُسکا بندہ اپنے رب کی خاطر مستقل مزاجی سے کرنے والا ہو۔

اعلیٰ اخلاق کی سیر ھی چڑھنے کیلئے بھی سُنت ِر سول مُگالِیَمُ سے ہمیں یہی سبق ملتاہے کہ عبادت میں ، صدقہ وخیرات میں اور دیگر نیکی اور احسان کے کاموں میں مستقل مزاجی کو اپنا یا جائے۔

حضرت مسيح موعود عليه السلام فرماتے ہيں۔

"عبادت کی ایک مٹھاس جے کہتے ہیں وہ اُسے حاصل ہونی نثر وع ہوجاتی ہے ، ایک مزہ آنے لگ جاتا ہے۔ فرمایا کہ"لیکن اگر
کوئی شخص مجاہدہ اور سعی نہ کر ہے اور وہ یہ سمجھے کہ پھونک مار کر کوئی کر دے "۔اللہ تعالیٰ کے قریب کر دے گایاعبادت کا شوق پیدا
ہوجائے گایا کسی کے قریب چلاجائے تو وہ انسان اُسے پھونک مار کرعابد بنادے گا، یہ نہیں ہو سکتا"۔(ملفوظات جلد 8 صفحہ 154)

آپ کے ہاتھ میں موجود اس رسالے میں متفرق ایسے مضامین شامل ہیں جونہ صرف اُزدیادِ ایمان کا باعث ہو سکتے ہیں بلکہ
ایسے ذوق وشوق کو بڑھاواد سے والے ہو سکتے ہیں کہ جس کی آپ کو مد توں سے تلاش ہو اور خدا تعالیٰ کا فضل آپ میں ایک روحانی
انقلاب پیدا کرنے کا باعث بن جائے۔انشاء اللہ۔ آمین۔

ادارہ النساء تمام تحریر کرنے والی ممبرات کاممنونِ احسان ہے۔ مزید عمدہ تحریرات کا انتظار رہے گا۔

annisaa@lajna.ca

## تصححات از خصوصی شاره النساء

النساء کے سیش ایڈیش میں کچھ بہنوں نے مختلف مضامین کی ریسر چ اور تدوین و تحریر میں امتیازی حثیت میں کام کیا لیکن غلطی سے ان کے نام سرِ مضمون شائع نہ ہو سکے۔ادارہ النساء ان بہنوں سے دلی معذرت خواہ ہے۔ان بہنوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

محرّمه فوزيه خواجه صاحبه آف ايدُ منثن:

آپ نے صفحہ 173 پر اُردو مضمون ''نئ جماعتوں کا انعقاد'' میں ریسر چ اور ترجے کا امتیازی کام کیالیکن آپ کا نام سرمضمون نہ جھپ سکا۔

محترمہ کوٹر تنویر آصف صاحبہ صدر مانٹریال سنٹر اور ان کی ٹیم (سحرش خان اور صبح ظفر آمنہ) نے صفحہ نمبر 117 پرانگریزی مضمون، آفیشل ویب سائٹس آف جماعت احمدید، کی ریسرچ اور تحریر میں سرفہرست کام کیا۔اسی طرح صفحہ 117 پراردومضمون، الاسلام ویب سائٹس، پر بھی آپ کی ٹیم نے ریسرچ اور تدوین میں نمایاں کام کیا لیکن غلطی سے آپ کااور آپ کی ٹیم کے نام دونوں مضامین میں سرمضمون نہ چھپ سکے۔

محرّمه الغم جاويد صاحبه آف سسكالون في صفحه 190 ير الْكُلْس مضمون

"Translations of the Holy Quran in various languages of the World from 2003-2013"

پر90 فی صد کام کیالیکن غلطی سے آپ کانام سر مضمون نہ جھپ سکا۔

محترمہ مطہرہ فاروقی صاحبہ صدر لجنہ بریمپیٹن ہارٹ لیک ساؤتھ نے مضمون" شہدائے احمدیت "کیلئے بطور نگران کے کام کیا لیکن غلطی سے آپ کانام ٹیم ممبرات کی لسٹ میں نہ چھپ سکا۔

اِدارہ ان تمام بہنول سے دلی معذرت پیش کرتا ہے۔ خدا تعالی ان سب بہنوں کو اَجرِ عظیم سے نوازے۔ اور ہماری کروریوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ آمین۔

### خطبه جمعه

ہر احمد کی کا بیر کام ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو احمدیت کی طرف منسوب کرتا ہے تو ہمیشہ نظام جماعت سے مضبوط تعلق رکھے اور خلافت احمد بیہ سے وفااور اطاعت کا تعلق رکھنا اس پر فرض ہے کیونکہ بہی بیعت کرتے ہوئے عہد کیا تھا۔

ہر ایک کو ضرورت ہے کہ ایم ٹی اے سے اپنا تعلق جوڑیں تا کہ اس اِکائی کا حصہ بن سکیں۔ ہر ہفتہ کم از کم خطبہ سننے کی طرف توجہ دیں۔اور ہر گھر کا جائزہ لیں کہ کیا گھر کے ہر فردنے بیر سناہے یا نہیں۔اگر کسی وجہ سے لائیو نہیں مُن سکتے توریکارڈنگ سنی جاسکتی ہے۔انٹر نیٹ پر بیر پروگرام موجو دہے۔

خطبه جعه سيدناامير المؤمنين حصرت مر زامسرور احمد خليفته المسيح الخامس ايده الله تعالى بنصره العزيز فرموده 9 اكتوبر 2015ء بمطابق 1394 خام 1394 بجرى شمسى بمقام مسجد بيت النور، نن سپيپ، بالينثر

ٱشْهَدُانَ لَا اِلمَالِلَا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَالشَّهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلَهُ

اَمَّابَعُدُ فَاَعُودُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطُنِ الرَّجِيْمِ - بِسُمِ اللهِ الرَّحْمُنِ الرَّحِيْمِ اللهِ الرَّحْمُنِ الرَّحِيْمِ

الْک مُدُدِیلُهِ رَبِّ الْمُالَمِینَ اللّهِ الرَّحْلُنِ الرَّحِیلُونَ اللَّهِ الدِّینِ اللَّهِ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَ

ستمبر تادسمبر2015ء

ملے اور اینے آپ کو جماعت احمدیہ سے منسوب بھی کرتے ہیں۔اسی طرح نومبانعین ہیں وہ جب بیعت کرتے ہیں اور جماعت میں اس لئے شامل ہوتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی سچائی پر اُنہیں یقین ہے تو بیعت کے بعد اُن پر بھی اس بیعت کاحق ادا کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ خد اتعالیٰ ان کو بھی اس وجدسے اس ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں کردے گاکہ وہ یہ کہہ دیں کہ ہم نے پیدائشی احدیوں کو پاپرانے احدیوں کو جس طرح کرتے دیکھاأس طرح کیا۔ اس زمانے میں ہماری تربیت کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام کی قرآن و سنت کے بارے میں تفسیروں، تشریحات کو، تحریرات کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ ان کو دیکھنا اور پڑھناضر وری ہے اور یہ چیزیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ پس کسی کیلئے بھی کوئی غذر نہیں ہے۔لیکن پرانے احمدیوں کو مَیں یہ بھی کہوں گا کہ آپ کے نمونے دیکھ کر اگر کسی کو ٹھو کر لگتی ہے تو آپ اِس غلطی اور گناہ میں حصہ دار ضرور بنتے ہیں۔ پس پرانے احمدی جن پر اللہ تعالی نے فضل فرمایا کہ اُن کے باپ دادا احمدی ہوئے یا اُنہیں بھین میں ہی احمدیت مل گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے یہاں آکر انہیں بہتر حالات میسر آئے۔ اُنہیں بھولنانہیں چاہیئے کہ وہ جماعت کے زیرِ احسان ہیں اور اس احسان کے شکرانے کے طور پر اُنہیں اپنی حالتوں میں غیر معمولی پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش چاہیئے اور اپنی اولا دوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے اس احسان کے بارے میں بتاتے رہناچاہیئے اور یہ بھی کہ اُن کی کیا ذمہ داری ہے اور یہ کہ آپ کے باپ دادانے جماعت میں شامل

ہوکر جو عہد بیعت کیا تھا اُسے کس طرح ہم نے ہر
وقت سامنے رکھتے ہوئے نبھانے کی کوشش کرتے
رہنا ہے۔ یہاں آکر معاشی بہتری جو پیدا ہوئی ہے
اُس پر اللہ تعالی کاشکر گزار ہوتے ہوئے ہم نے اپنی
نسلوں میں بھی اس تعلیم کو جاری رکھنا ہے۔ پچوں کو
بتانا ہے کہ تمہیں اپنی تعلیمی صلاحیتوں کو بہتر طور پر
نکھارنے کے جو مواقع ملے ہیں اُس پر خدا تعالیٰ کے
شکر گزار ہوتے ہوئے ہمیشہ نظام جماعت سے
مضبوط تعلق رکھنا ہے۔ خلافت احمد سے ہمیشہ
وفا اور اطاعت کا تعلق رکھنا ہے۔

اسی طرح ہر احمدی کا بیہ کام ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو احمدیت کی طرف منسوب کر تا ہے تو ہمیشہ نظام جماعت سے مضبوط تعلق رکھے اور خلافتِ احمد بیہ سے وفا اور اطاعت کا تعلق رکھنا اس پر فرض ہے كيونكه يبي بيعت كرتے موئے عبد كيا تھا۔الله تعالى کافضل ہے کہ نئے شامل ہونے والے،خاص طور پر وہ جنہوں نے پورے یقین کے ساتھ علی وجہ البھیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کو سمجھ کر قبول کیاوہ اپنے عہد بیعت اور اس کی شر الط پر غور بھی کرتے رہتے ہیں۔ بہت سارے لوگ مجھے خطوط بھی لکھتے رہتے ہیں۔لیکن بہت سے وہ جو پیدائش احمدی ہیں یا جن کے مال باپ نے اُن کے بچین میں احمدیت کو قبول کیا اور جو یہاں آکر د نیاوی معاملات میں زیادہ لگ گئے ہیں وہ نہ ہی عموماً شرائط بیعت پر غور کرتے ہیں،نہ بیعت کے عہد کو سجھتے ہیں،نہ احمدیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یادر کھتے ہیں۔ باوجو داس کے کہ اب توہر جگہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بیعت کی کارروائی بھی د کیھی جاتی ہے اور سی جاتی ہے اس طرف توجہ کر کے بیعت کی حقیقت کو جاننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔اسی طرح خلافت سے اپنے

تعلق کواس طرح جوڑنے کی کوشش نہیں کرتے جو
اس کاحق ہے۔اس میں صرف ان ملکوں میں اسائلم
لے کر آنے والے ہی نہیں ہیں بلکہ ہر قسم کے احمد ک
ہیں۔ میں نے اسائلم والوں کی مثال اس لئے دی ہے
کہ اس وقت میرے سامنے اکثریت اسائلم والوں کی
بیٹی ہے اور آج ان کی بہتر حالت جماعت کی طرف
منسوب ہونے کی وجہ سے ہے ورنہ ایسے لوگ ہر جگہ
ہر طبقے میں موجو دہیں۔

پس ہرایک جب اپناجائزہ لے گاتو خود بخود اُسے پیتہ چل جائیگا کہ وہ کہال کھڑا ہے۔اس وقت میں اس جائزے کیلئے صرف ایک شرطِ بیعت سامنے رکھتا ہوں۔اس کو صرف سرسری طور پرنہ دیکھیں بلکہ غور کریں اور پھر اپناجائزہ لیں۔اگر تواس جائزے کا جواب آثبات میں ہے، ہاں میں ہے تووہ خوش قسمت جواب آثبات میں ہے، ہال میں ہے تووہ خوش قسمت ہیں اور ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہیں۔اگر کمزوری ہے تو اصلاح کی کوشش کریں۔

بیعت کی دسویں شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بوں فرمایا ہے۔اس کے الفاظ بیہ بین کہ '' بیہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوّت محض لللہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاونت مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوّت میں ایسااعلیٰ درج کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو''۔ تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو''۔ (ازالہ اوبام روحانی خزائن جلد 2643)

پس یہ وہ الفاظ ہیں جو ہمیں آپ علیہ السلام سے بے خرض اور بے انتہا محبت اور تعلق قائم کرنے کی ذمہ داری ڈال رہے ہیں۔ آپ ہم سے عہد لے رہے ہیں۔ کیاعہد لے رہے ہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر مجھ سے محبت، تعلق اور بھائی چارے کے اعلیٰ معیار قائم کرو۔ یہ عہد لے رہے ہیں کہ یہ قرار کرو کہ آپ کے ہر معروف فیصلے کو مانوں گا۔ یعنی ہر وہ بات جس

کیلئے خداتعالی نے آپ کو مامور فرمایا ہے۔ ہر وہ بات جس کی اسلام کی تعلیم کی روشنی میں آپ جمیں ہدایت فرمائیں گے اور پھر صرف اس کا مانناہی نہیں ہے،اس کی کامل اطاعت ہی نہیں ہے بلکہ مرتے دم تک اس پر قائم رہنے کی کوشش کروں گا اور عمل کروں گا۔اور بیہ عہد بھی کہ جو تعلق اور محبت کار شتہ قائم ہو گا اُس کا معیار ایسا اعلیٰ درجے کا ہو گا کہ جس کی مثال دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں نہ ملتی ہو گی نه ہی اس تعلق کی مثال اُس حالت میں ملتی ہو گی جب انسان کسی سے وفا کی وجہ سے خالص ہو کر تعلق رکھتا ہے۔ نہ اس کی مثال اس صورت میں ملے جب انسان کسی کے زیرِ احسان ہو کر اپنے آپ کو اُس کے ہاتھ میں وے دیتا ہے۔ پس بید عہد کہ اس ونیا میں آ محضرت صلی الله علیه وسلم کے بعد اعلیٰ معیار کی محبت اگر کسی سے ہو سکتی ہے تو وہ آپ کے غلام صادق سے ہو۔ پس بیر معیار ہیں جو ہمیں قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام كى بيعت مين آنے كے بعد آپ سے تعلق کیساہوناچاہئے؟ان ہاتوں کی روشنی میں ہر ایک اپناجائزہ خود لے سکتاہے کہ کیا جارے یہ معیار ہیں؟ یاجب د نیاوی معاملات ہمارے سامنے ہوں، د نیاوی منفعتنیں ہمارے سامنے ہوں، دنیاوی فوائد ہمارے سامنے ہوں تو ہم یہ باتیں بھول جاتے ہیں، دنیاوی تعلقات اور د نیاوی اغراض اس محبت کے تعلق اور اطاعت پر حاوی ہو جاتے ہیں؟انسان کسی بھی کام کو یا تواینے فائدے اور مفاد کیلئے کر تاہے یا اگر مرضی کا کام نہیں ہے تو بعض دفعہ بلکہ اکثر دفعہ خوف کی وجہ سے بھی کر تاہے کہ مجبوری ہے۔نہ کیا تو بوچھا بھی جائیگااور ہوسکتاہے کہ سزائجی مل جائے۔ یامحبت اور اخلاص اور وفاکے جذبے کے تحت کر تاہے۔اگر دین کا صحیح فہم وادراک ہو تو دین کے کام انسان محبت اور اخلاص و وفا کے جذبے کے تحت ہی کرے گا۔

پس حضرت مسيح موعود عليه الصلوة والسلام نے ہم سے یہ توقع رکھی ہے کہ آپ کی بیعت میں آکر اِس جذبے کوبرهائیں۔جب تک بیراطاعت اور خلوص کا جذبه اور اخلاص کا تعلق اگر پیدا نہیں ہو گا تو جو نصائح کی جاتی ہیں اُن کا بھی اثر نہیں ہو گا۔ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی نہیں ہوگی۔پس اگر نصائح پر عمل کرناہے، آئے کی باتوں کو مانناہے، اینے عہد بیعت کو نبھاناہے تواییخ اطاعت اور اخلاص اور وفا کے معیاروں کو بھی بڑھانا ضروری ہے۔ کیا کوئی احمدي تبھي په تصور كرسكتاہے كه حضرت مسيح موعود علیہ الصلوٰ ق والسلام نے کوئی بات قر آن وسنت کے منافی کی ہو گی؟ یقیناً نہیں۔ پس جب نہیں تو پھر ہر احمدی کو سمجھنا چاہیئے کہ معروف اطاعت کا مطلب ہے کہ محبت واخلاص کو انتہا پر پہنچا کر کامل اطاعت كرنااور كامل اطاعت صرف أس صورت ميں ہوسكتی ہے جب، جس کی اطاعت کی جارہی ہے اُس کے ہر تھم کی تلاش اور جستجو بھی ہو۔ پس ہم پر فرض ہے کہ حضرت مسيح موعود عليه الصلوة والسلام نے ہم سے جو توقعات ر کھی ہیں،جو تھم دیئے ہیں ان کو تلاش کریں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں ورنہ تو صرف دعویٰ ہوگا کہ ہم ہر بات مانتے ہیں۔باتوں کا جمیں پند ہی نہیں کہ کیا ہیں اور کس کومانا جاتا ہے تو ماننی کیا ہیں۔ پس احمدی ہونے کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ ایخ علم میں اضافہ کیا جائے۔اللہ تعالی کی خاطرجس تعلق كو قائم كياب اس كوالله تعالى كى رضا حاصل کرنے کیلئے بڑھایا جائے اور خالص ہو کر اپنی زندگی کو اُس کے مطابق ڈھالا جائے۔

حفرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو جو نصائح فرمائی ہیں، جماعت کے افراد سے جو توقعات رکھی ہیں وہ آپ کی مختلف کتب اور ارشادات میں موجود ہیں۔اس وقت ان میں سے

چندایک میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔
حضرت میے موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں کہ:
"ہماری جماعت کو الیہ ابونا چاہیۓ کہ صرف لفّاظی پر
نہ رہیں " ۔ ظاہر پر نہ رہیں۔ صرف باتیں ہی نہ
ہوں۔ بلکہ بیعت کے سیچ منشاء کو پورا کرنے والی
ہو" ۔ سیا منشاء کیا ہے؟ فرمایا: "اندرونی تبدیلی کرنی
چاہئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کوخوش نہیں
کرسکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور غیر
میں پچھ فرق نہیں " ۔ آپ نے فرمایا کہ "ہر ایک کو
چاہئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا

پس صرف اعتقادی طور پر اپنے آپ کو درست کرلینا، بیعت کرلینا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام کی صدافت کومان لینا، مسائل اور بحث میں دوسروں کے منہ بند کر دینا کوئی حیثیت نہیں رکھتا اگر عملی تبدیلی نہیں ہیں، عملی حالتیں اگر بہتر نہیں ہورہی ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ '' اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ کوشش کرو۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صد قات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے عمل سے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْ فِیدُنَا (العکبوت:70) میں شامل ہو جاؤ۔ (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 188)

والذِيْنَ بَاهَدُو فِيْنَا كيا ہے۔ يعنى الله تعالى فرماتا هم كم جولوگ بهارى راه ميں كوشش كرتے ہيں ان كوكيا بوتا ہے لكھ لِينَّهُمُ سُبُلَكَا (السَّبوت:70) كه جم ضرور أنهيں اپنى رابول كى طرف بدايت ديں گے۔ اس كى ايک جگه مزيد وضاحت فرمائى۔ آپ نے فرمايا كه "مجملايد كيو تكر بوسكتا ہے كہ جو شخص نہايت لا پروابى سے سستى كر رہا ہے وہ ايسانى خدا كے فيض سے مستقيض ہوجائے۔ جو سستى كر رہا ہے وہ اسمتنفض نہيں ہوجائے۔ جو سستى كر رہا ہے وہ اسمتنفض نہيں ہوسكتا "۔ فرمايا يہ كس طرح ہوسكتا

ہے کہ وہ سستی کرنے والا خداکے فیض سے مستفیض ہو جائے" جیسے وہ شخص کہ جو تمام عقل اور تمام زور اور تمام اخلاص سے اُس کو ڈھونڈ تا ہے''لیعنی خدا تعالیٰ کوڈھونڈ تاہے۔

(براہین احمد یہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 566 حاشیہ نمبر 11)

پس جب ہمیں آپ یہ فرماتے ہیں کہ میری مانو اور
میرے پیچے چلو اور مجھ سے اطاعت کا تعلق رکھو تو
اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو ڈھونڈ نے کی راہیں ہمیں
و کھائیں، ہمیں بتائیں کہ تم کس طرح اللہ تعالیٰ کو
پاسکتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے فیض سے ہمیں حصہ لینے
والا بنائیں۔ اپنی نمازوں کو وقت پر اور صحح رنگ میں
ادا کرنے والا بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب
ادا کرنے کیلئے صدقہ و خیر ات کی طرف بھی توجہ دیں۔
گویا کہ آپ سے تعلق اور اطاعت کار شتہ ہمیں خدا
تعالیٰ سے تعلق میں بڑھار ہاہے۔

پھر آپ نے ایک جگہ بیہ نصیحت فرمائی کہ تم دوباتوں کاخیال رکھو۔ پہلی بات ہیہ کہ تم سپچے مسلمانوں کانمونہ بن کر دکھاؤاور دوسری بات ہیہ کہ اِس کی لیتنی اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔ (باخوذ از ملفوظات جلد 8 صفحہ 23 د۔ انڈیشن 1985ء مطوعہ

ن و بديون اور معاوف وربي من پايين و 1985ء مطبوعه (مانوذ از ملفوظات جلد 8 صفحه 323۔ ايڈيشن 1985ء مطبوعه انگلستان)

تبلیغ کرو۔ یہ پیغام پہنچاؤ۔جب ہمارا اپنا علم کمزور ہو گا،جب ہماری اپنی عملی حالتیں قابلِ فکر ہوں گی تو ہم سیچ مسلمان کا کیا نمونہ بنیں گے؟ہم اسلام کے پیغام اور اس کے کمالات کو دنیا کو کیا بتائیں گے اور پیغام اور اس کے کمالات کو دنیا کو کیا بتائیں گے اور پیغلائیں گے؟

پھر آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ "ہماری جماعت بیہ غم کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں"۔(لمفوظات جلد اول صفحہ 35 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلتان)ہماراسب سے بڑا غم ہیہ ہوناچاہیے۔

پس اس کیلئے کسی کمبی چوڑی وضاحت کی

ضرورت نہیں ہے۔ ہر ایک خود اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ دنیاکا غم اسے زیادہ ہے یادین کی بہتری کا غم اور بیہ غم نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنی اولاد کیلئے بھی ہے یا نہیں۔خداتعالی کاخوف اور خداتعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی طرف توجہ ہے یا نہیں۔ یا جب دنیاوی معاملات ہوں تو خداتعالیٰ کی رضا پیچھے چلی جاتی ہے۔

آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ روز مرہ کے معاملات میں بھی ناجائز عضب اور غصے سے بچنا تقویٰ کی ایک شاخ ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفح 36۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلتان)جو لوگ ذرا ذراسی بات پر غصے میں آجاتے ہیں اُنہیں خودہی اپنی حالتوں پر غور کرنا چاہیۓ کہ وہ بھی تقویٰ سے دور ہورہے ہیں۔

یہ چندایک نصائح میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں جو حضرت مسيح موعود عليه الصلاة والسلام نے جميں فرمائی ہیں۔ یہی باتیں ہیں جب ہم غور کریں تو ہمیں آپ علیہ السلام سے تعلق اور محبت میں یہ چیزیں بڑھاتی ہیں۔ کس طرح اور کس درد کے ساتھ آپ کو ہاری دنیااور عاقبت کی فکرہے۔ایک باب سے زیادہ آپ ہارے لئے فکر مند ہیں۔ایک مال سے زیادہ آپ مارے لئے بے چین ہیں۔بار بار ہمیں نصیحت فرماتے ہیں اس لئے کہ کسی طرح ہمیں غلط راستوں سے نکال کر خدا تعالی کی رضا کے راستوں پر ڈال دیں۔اس فکر اور پیار کے اظہار کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ ہر احمدی کہلانے والا بھی آپ سے تعلق و اطاعت کے اعلیٰ معیار نہ قائم کرے تا کہ اپنی دنیاو عاقبت سنوار سکے۔پھر اللہ تعالیٰ کا جماعت پر بیہ بھی احسان ہے کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلاق والسلام کے بعد نظام خلافت کو ہم میں قائم کیا اور خلافت کے نظام نے بھی اُس کام کو آگے بڑھاناہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سپر د

اللہ تعالی نے کیا تھا۔ اس حوالے سے خلافت کے ساتھ بھی اخلاص اور اطاعت کے تعلق کوجوڑ کر ہم اپنی منزلوں کی طرف سفر جاری رکھ سکتے ہیں۔ جو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا سیچ مسلمان کا نمونہ بنتا اور اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ خلیفئہ وقت کے ہاتھ پر بھی ہر احمدی عہد بیعت باندھتا ہے۔ پس اس عہد کو پورا کرنا بھی ضروری ہے اور اس کیلئے خلافت کی طرف سے جو ہدایات آتی ہیں، جو نصارتے کی جاتی ہیں، جو پروگرام دیئے جاتے ہیں اُن پر عمل کر کے ہی اس عہد کو پورا پروگرام دیئے جاتے ہیں اُن پر عمل کر کے ہی اس عہد کوپورا کیا جاساتی ہے۔

بیعت کے وقت ہر احمدی میہ عہد کرتا ہے کہ ان شر ائط کی پابندی کرے گاجو بیعت کی شر ائط ہیں اور خلیفئہ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی پابندی کرے گااور جیسا کہ میں نے کہا خلیفہ وقت کا کام بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام اور آپ کے نصائے کو آگے پھیلانا ہے۔اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے یہ پھیلانا ہے۔ پس جب ہر احدی اس جوش کے مطابق اینے آپ کو بنائے گا تب ہی حقیقی اطاعت کے معیار قائم ہوں گے۔تب ہی جماعت کی اکائی قائم ہوگ۔تب ہی تبلیغ کے میدان کھلیں گے۔اگر ہر ایک بیہ کہہ کر کہ مجھے حضرت مسيح موعود عليه الصلؤة والسلام سے تعلق اخوت اور عقیدت ہے اور میں آپ کی اطاعت کرتا ہوں اپنے اپنے راستے متعین کرنے لگ جائے تو مجھی ترقی نہیں ہوسکتی۔جماعت احدید کی خوبصورتی اسی میں ہے کہ اس میں نظام خلافت قائم ہے اور جو تعلق بر احمدي كا حضرت مسيح موعود عليه الصلوة و السلام سے اس وجہ سے ہے کہ آپ آ محضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق ہیں تواس تعلق کو آگے خلافت کیلئے بھی رکھنا ضروری ہے۔

پرسول الميرے(Almere) ميں مسجد كاسنگ بنياد رکھا گیا ہے۔وہاں جو میں نے مخضراً مسجد کے حوالے سے باتیں کیں۔اسلام کی تعلیم،مسجد کی اہمیت اور احمدیوں کی ذمہ داریوں کے متعلق بتایا تو اس پر ایک لوکل مہمان عورت نے اس بات کا اظہار کیا که خلیفه کی با تیں توبڑی اچھی ہیں لیکن اب دیکھتے ہیں کہ یہاں رہنے والے احمدی ان پر کس حد تک عمل کرتے ہیں اور امن اور پیار اور محبت کی فضاپیدا کرتے ہیں۔ پس لوگوں کی بھی آپ پر نظر ہے۔اس لئے اپنی حالتوں کا جائزہ لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔لوگ خلافت کے حوالے سے زیادہ نظر رکھیں گے۔اس کئے صرف عہدِ بیعت کافی نہیں ہے۔اپنی اصلاح کیلئے بھی اور تبلیغ کیلئے بھی عمل کی ضرورت ہے۔ ہر جگہ اور ہر سطح پر اپنی اِکائی کو قائم رکھنے اور ایک ہاتھ پر اُٹھنے اور بیٹھنے کیلئے خلافت کی اطاعت کی مجمی ضرورت ہے۔

اس زمانے میں احمدی خوش قسمت ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے جدید سہولتیں اور ایجادات پیدا فرمائیں وہاں احمدیوں کو بھی ان سے نوازا۔ دین کی اشاعت کیلئے جماعت کو بھی یہ سہولت مہیا فرمائی۔ ٹی وی، انٹر نیٹ اور ویب سائٹس وغیرہ پر جہاں حضرت میسے موعود علیہ الصلاۃ والسلام کاکلام آج موجود ہے جس پر ہم جب چاہیں پہنچ سکتے ہیں۔ مختلف بڑی زبانوں میں ان کو دیکھ بھی سکتے ہیں اور ش بھی سکتے ہیں وہاں خلیفہ وفت کے نصائح اور خطبات بھی وہاں من پڑھ سکتے ہیں۔ و قرآن، حدیث، حضرت میسے من پڑھ سکتے ہیں۔ جو قرآن، حدیث، حضرت میسے اور آئی پر بنیاد ہے اس کی جو دنیا میں آج ایم ٹی اے اور آئی پر بنیاد ہے اس کی جو دنیا میں آج ایم ٹی اے وارائی پر بنیاد ہے اس کی جو دنیا میں آج ایم ٹی اے وارائی بنیا دے اس کی جو دنیا میں آج ایم ٹی ای ایک کی اے وارائی بنی کی ایک نیا انداز دیا ہے۔ پس آپ میں کو اکائی بنی کا ایک نیا انداز دیا ہے۔ پس آپ میں کو اکائی بنی کو اس بات کو سامنے رکھنا چا ہیے اور اس

کی ہر ایک کو ضرورت ہے کہ ایم ٹی اے سے اپنا تعلق جوڑیں تا کہ اس اِکائی کا حصہ بن سکیں۔ہر ہفتہ کم از کم خطبہ سننے کی طرف خاص توجہ دیں۔ہرگھر اور گھروں کے جائزے لے کہ کیا گھر کے ہر فردنے یہ سناہے یا نہیں۔اگر بیوی سنتی ہے اور خاوند نہیں تو تب بھی فائدہ نہیں اگر باپ سنتاہے اور مال اور پچے نہیں سُن رہے تب بھی کوئی فائدہ نہیں۔ یہ انتظام جو الله تعالیٰ نے ایک اکائی بننے کیلئے پیدا فرمایا ہے اس کیلئے ایک وقت میں دنیا کے ہر کونے میں خلیفہ وقت کی آواز پینی جاتی ہے اس کا حصہ بننے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ پس اس طرف توجہ کریں۔اگر رہے پیتہ نہیں کہ کیا کہا جارہاہے تو اطاعت کس طرح ہو گی۔ باتیں سیں گے تواطاعت کے قابل ہوں گے۔ پس ان باتوں کی تلاش کریں جن کی اطاعت کرنی ہے ورنہ توبیہ صرف دعویٰ ہے اور صرف ظاہری اعلان ہے کہ آپ جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی یابندی کرنی ضروری مسمجھوں گا یا عورت ہے تو ضروری سمجھوں گی۔یا اجتماعوں پر کھٹرے ہو کریا بیعت کے وقت میہ اعلان کر دیں کہ خلافت احمد میہ کے استخام کی ہم کو حشش کرتے رہیں گے۔

الله تعالی کرے کہ ہر گھر اس طرف توجہ دینے والا ہواور الله تعالی نے ہماری تربیت کیلئے جو سہولت مہیا فرمائی ہے ہم اس سے بھر پور استفادہ کرنے والے ہوں اور صرف تربیت ہی نہیں بلکہ اسلام کی تعلیم کو پھیلانے میں بھی سے یہ (MTA) بہت بڑا کر دار ادا کررہاہے۔اگر کسی وجہ سے لائیو نہیں بھی سُن سکتے تو ریکارڈنگ سُنی جاسکتی ہے۔ائٹر نیٹ پر یہ پروگرام موجود ہے۔اور خاص طور پر اس میں خطبات اور بہت سارے اور بھی خاص خاص پروگرام ہوتے

الله تعالی سب کو توفیق دے کہ جہاں آپ حضرت

مسيحموعود عليه السلام سے خاص تعلق جوڑنے والے

ستمبر تادسمبر 2015ء

ہوں وہاں آپ کے بعد جاری نظام خلافت سے بھی پختہ تعلق ہو اور اطاعت کے خمونے دکھانے والے ہوں اور یہی تعلق اور اطاعت آ شخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق آ شخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے گزارتے ہوئے خدا تعالی کی اطاعت کرنے والا اور اس کی رضاحاصل کرنے والا بناتی ہے۔اللہ تعالی سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(مند احمد بن حنبل جلد 3 صفحه 49 مند ابی هریرة حدیث نمبر 7330عالم الکتب بیروت مطبوعه 1998ء)

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ہمارے مربی سلسلہ مکرم حافظ محمد اقبال وڑا گج صاحب کا ہے۔ آپ 2اکوبر کو ایک حادثے میں 49 سال كى عمر مين وفات پاگئے۔إِنّا لِللهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُون ـ 2 اكتوبر كويد صبح اكيله الي آبائي كاول چک پنیار اپنے چیاکو ملنے کار پر جارہے تھے۔ محلوال کے نزدیک ریلوے پھاٹک پر کراس کرتے ہوئے انہوں نے شائد دیکھانہیں،ٹرین آئی اورٹرین کی زد میں آگئے۔کار تھسٹتی چلی گئی۔ بہر حال ظاہری طور پر تو ان کو چوٹیں نہیں تھیں۔ پولیس بھی پہنچ گئ پولیس نے ایمبولینس منگوائی اس میں بیٹھا کر ہپتال پہنچایا کیکن ہیپتال جا کر جانبر نہ ہو سکے۔حافظ محمہ اقبال صاحب کے دادا کا نام چوہدری فضل احمد صاحب تھا۔ آپ کے پڑداداحضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے جن کانام چوہدری اللہ بخش صاحب تھا۔ 1901ء میں اِن کے پردادانے بیعت کی تھی۔ان کے پرداداکا نام پہلے رسول بخش تھاجو حضرت مسيح موعود عليه السلام نے بدل كر الله بخش ر کھ دیا تھا۔ان کے والد چوہدری محمد ظفر اللہ وڑا کج صاحب بھی ریٹائز منٹ کے بعد وقف کر کے بڑالمبا عرصه ربوه میں مختلف دفاتر میں کام کرتے رہے۔ حافظ صاحب، مربی صاحب کی ابتدائی تعلیم ربوه کی

ہے۔اس کے بعد آپ نے حفظ کیا۔سکول کی تعلیم حاصل کی پھر جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔اس کے علاوہ انہوں نے عربی فاضل اور اردو فاضل بھی کیا۔ مختلف جگہوں پریاکتان میں تعینات رہے۔اس وقت بطور سیکر ٹری کفالت ریکصدیتامیٰ خدمت سر انجام دے رہے تھے۔ان کے پانچ نیچ ہیں۔ تین بیٹیوں کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ دو بیچے ابھی چھوٹے ہیں۔سترہ سال اور دس سال۔ان کے بھائی مکرم طاہر مہدی امتیاز صاحب بھی مربی سلسلہ ہیں اور اس وقت ضیاءالاسلام پریس ربوہ کے مینیجر ہیں لیکن الفضل پرجویابندیاں لگی ہیں توان پر بھی مقدمہ قائم موا اور کافی مہینوں سے بیہ جیل میں ہیں۔اللہ تعالی ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے ۔ کیونکہ عد التیں بڑی ہی بزدل ہیں۔ جج نے پہلے ضانت دی پھر مولويوں كے ڈرسے كينسل كر دى۔ الله تعالى ان کو بھی انصاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور معصومول کو، احدیوں کوجو اندر بند کیا ہواہے اللہ تعالیٰ جلدان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

سعد الله پور کے ایک صدر جماعت محبوب احمد راجیکی صاحب ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ 2003ء میں سعد اللہ پور میں جب جماعتی حالات بہت خراب ہوئے تو یہاں حافظ اقبال صاحب کی مربی کے طور پر پوسٹنگ ہوئی انہوں نے غیر احمدی مخالفین سے تعلقات بڑھائے اور اس کی وجہ سے ناصر ف مخالف نے جو سرکر دہ تھا احمدیت کی مخالفت پر معافی بھی مائی۔ تو اس لحاظ سے احمدیت کی مخالفت پر معافی بھی مائی۔ تو اس لحاظ سے بھی بڑھانے والے اور اپنے تعلقات کو بڑھانے والے اور اپنے تعلقات کو بڑھانے والے حور بات ہے کہ پاکستان میں بڑھانے والے حقے۔ یہ اور بات ہے کہ پاکستان میں خوف کی وجہ سے ، ملاں کے خوف کی وجہ سے ، ملاں کے خوف کی وجہ سے ، ملاں کے خوف کی وجہ سے بہت بڑا طبقہ باوجود معاشرے کہ احمدیت کو پہند کر تاہے یا کم اس کے خلاف جو پر و پیگنڈہ ہے اس کو غلط سجھتا ہے لیکن خلاف جو پر و پیگنڈہ ہے اس کو غلط سجھتا ہے لیکن

گل کر کہہ نہیں سکا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ چوٹے چوٹے علاقے میں ایسے سامان پیدافرہ تار ہتا ہے کہ جہاں لوگ گل کر بھی بات کرجاتے ہیں۔ اس وقت جہاں کام کرر ہے تھے۔ جس وفتر میں خدمت انجام دے رہے تھے وہاں کے ایک کارکن مجید صاحب ہیں وہ کہتے ہیں کہ حافظ صاحب جہاں جہاں بطور مربی سلسلہ رہ وہاں کے افرادسے وفات تک را بطے میں رہے۔ لوگ ان سے ملئے آتے رہے اور مشورے لیتے رہے۔ ان کی مدد بھی کیا کرتے تھے۔ ان کی سے بھی بڑی خوبی تھی بڑی کوشش سے ہوتی تھی کہ مرکز کا پیسہ صحیح جگہ پر خرج ہواور ہوگان کے مکان بنانے کیلئے حتی الوسع جو کوشش ہوسکتی تھے کرتے تھے اور سے بھی کوشش کہ کم پیسوں جو کوشش ہوسکتی تھے کرتے تھے اور سے بھی کوشش کہ کم پیسوں میں مکان بن جائیں۔ پھر بعض دفعہ جب تعمیر ہور ہی ہوتی تھی اور سے میں مکان بن جائیں۔ پھر بعض دفعہ جب تعمیر ہور ہی ہوتی تھی اور سے وہاں پنچے ہیں تو سے کہتے ہیں کہ خود جاکر کام کرنے والوں کے ساتھ لگ حاتے تھے۔

لندن کے ہمارے رشین ڈیسک کے خالدصاحب کہتے ہیں کہ یہ ان کے کلاس فیلو تھے اور بڑے مہمان نواز اور مخلص تھے۔ کہتے ہیں ایک خاص بات جو میرے تجربے میں آئی وہ پیہ کہ تبلیغ کا ان کو بہت شوق تفااور ایک لگن تقی۔ وہ غالباً جب صادق آبادیا سعد اللہ پورمیں متعین تھے تووہاں ایک رشین کمپنی کسی پر اجبیک پر کام کر رہی تھی۔باوجود اس کہ کے رشین زبان سے نا آشنا تھے پھر بھی آب ان کو تبلیغ کرتے تھے اور خالد صاحب نے کیونکہ رشیامیں رہ کر زبان سیکھی ہوئی ہے اس لئے جب یہ پاکستان گئے توان کے پیچیے پڑکے آپنے کچھ الفاظ سکھے۔ پھر خود ہی انہوں نے رشین زبان کے کچھ الفاظ ار دور سم الخط میں اس لئے لکھے ہوئے تھے کہ تبلیغ کر سكيں۔ توبيران كا تبليغ كاجوش تھا۔ الله تعالىٰ سب مر تبيان كوبير توفيق عطا فرمائے کہ جیسے بھی ماحول ہوں اور حالات ہوں تبلیغ کے نئے نے رہے تلاش کرنے کی کوشش کریں۔اللہ تعالی مرحوم حافظ صاحب سے مغفرت اور رحمت کاسلوک فرمائے۔ان کے در حات بلند فرمائے۔ان کے بیوی بچوں کو صبر اور حوصلہ عطافرمائے اور ان کی نیکیاں اپنانے کی توفیق دے۔

## میری تابسے زیادہ

### مباد که ابراد — مبیل

کوئی تاب تھی نہ مجال تھی	تبھی وہم تھا نہ گمان تھا
مجھے اِذنِ سفر حرم ملے	کہ میں خواب میں بھی بیہ سوچتی
مجھی دیکھ پاؤں قریب سے	تبهى خانه كعبه پنتي سكوں
مو نمازِ عشق ادا وہاں	كرول والهانه طواف تجفى
وہاں سیلِ افٹک رواں بھی ہو	ومال سجده ریز ہو روح بھی
میری ہستی تجھ پہ نثار ہو	وہاں تجھ سے تجھ کوہی مانگ لوں!
ميرى سب دُعائيں قبول ہوں	میرے جسم و جال ہوں فداوہاں
میری روح تجھ سے جدانہ ہو!	میری سب خطاعین معاف ہوں
مجھے دو جہاں کی طلب نہ ہو!	ملے تیرے پیار کی اک نظر
اے میرے خدا!	مجھے واپی کی لگن نہ ہو!
یہ جو خالی خالی وجود ہے	وبیں چھوڑ آئی ہوں اپنا دل!
ہے زبانِ حال سے کہہ رہا	جے اپنی کوئی خبر نہیں
میری تاب تھی نہ مجال تھی	کہ بیہ وہم تھا نہ گمان تھا
اسے عرش سے ہے ملا دیا!	میں جو ایک ذرہ خاک تھی
مجھے تو نے کعبہ دکھا دیا!	یہ تیرے کرم کی ہے انتہا

ستمبر تادسمبر 2015ء

### عافيت كاحصار

### اَقِيْمُوا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَكُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف:30)

#### خورشيرعطاء

میں بیت العافیت (سکاربرو) کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کرناچاہتی ہوں۔ اگرچہ چھوٹا منہ اور بڑی بات۔۔۔لیکن اپنی سی کوشش ضرور کروں گی۔بیت العافیت ایک علاقے کی چھوٹی سی مسجد ہے جس میں باجماعت نمازیں اداکی جاتی ہیں اور جمعۃ المبارک اور دیگر مذہبی تقریبات بھی منعقد کی جاتی ہیں۔ الحمد للد۔

بیت العافیت کے ماحول کا تذکرہ کرتے ہوئے قلم ساتھ نہیں دے پارہا۔اللہ تعالیٰ سے مدو چاہتے ہوئے اور معافی مانگتے ہوئے عرض کرتی ہوں کہ جعہ کے روز ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جنت میں بھی کچھ ایسا ہی ماحول ہوتا ہوگا۔خطبہ میں ذہن پوری طرح خطیب کی آواز میں اس طرح محوجوجاتا ہے جیسے وہ کسی اور ہی دنیا میں ہیں۔ قر آنِ کریم، احادیث اور حضور کے خطبہ کے حوالے اس طرح ذبین پیوست ہوجاتے ہیں کہ دنیا کا ہوش باتی نہیں۔

خطبہ ختم ہونے کے بعد خواتین میں تسبیح کا دور شروع ہو جاتا ہے۔اس کے بعد گھروں کو واپس

جانے کے لیے خواتین کھڑی ہو جاتی ہیں۔گھر تو جب جاسکیں گی جب وہ ایک دوسرے کو گلے ملیں گی یامصافحہ کریں گی اور سلماً سلماً کادور شروع ہو جائے گا۔ یوں لگتا ہے کہ سب ایک دوسرے کے مشتہ دار ہیں اور قرابت دار ہیں۔ کسی سے Via Bathinda رشتہ ہے اور کسی سے Via Bathinda بعنی وہ قرابت داریاں جو کئی واسطوں کے بعد معلوم ہوتی ہیں۔

مسجد میں آنے کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے خواتین نہائے دھوئے صاف ستھرے لباس میں ملبوس ہوتی ہیں، جس کا حوالہ قر آنِ کریم میں ہے کہ خُدُاوُ زِیْدُنَدُکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِ بِهِ الاعراف: 23) مسجد میں اپنی زینت (لعنی لباسِ تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔ حُوریں رنگ برنگ ریشم کے لباس پہنے ہوئے ہوگی اور ان کے چہرے شاداب اور مسکراتے ہوئے ہوں گے۔ اسی طرح بیت العافیت میں اپنے پیاروں سے ملاقات کرتے ہوئے چیرے ہوئے چیرے کیل اُٹھتے ہیں۔ یُوں لگتاہے جیسے اس موئے چیرے کیل اُٹھتے ہیں۔ یُوں لگتاہے جیسے اس موئے چیرے کیل اُٹھتے ہیں۔ یُوں لگتاہے جیسے اس

عزیزوں کا حال دریافت کیاجا تاہے جو مسجد میں نہیں آسکیں۔ مسجد سے نکلنا محال ہو جاتا ہے۔ وِل نہیں چاہتا کہ واپس گھر کو لوٹا جائے۔ عافیت کا بیہ حصار قد موں کو (جکڑ) باندھ لیتا ہے اور ایک دفعہ پھر قرآنِ کریم کے الفاظ میں وَنَادَ وَاَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ (الا مراف: 47) اور اُدُخُلُوالْ جَنَّةَ لَا سَلَامٌ عَلَیْکُمْ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُونْ (الا مراف: 50)

لین بیہ ارضی جنت کا گلزا ہے جہاں ایک دوسرے کوالسلائم علیم کہتے ہوئے گھروں کوروانہ ہو جاتے ہیں۔ جس طرح مسجد میں داخل ہوتے ہوئے قرآنِ کریم کے الفاظ میں کہ اس جنت یعنی عافیت کے حصار میں داخل ہو جاؤجس میں نہ کوئی خوف باقی رہے گا اور نہ ہی کوئی غم اور حزن دل ودماغ میں باقی رہے گا۔عافیت کا حصار جس میں داخل ہوتے ہوئے رہے گا۔عافیت کا حصار جس میں داخل ہوتے ہوئے کوئی خوف اور غم نہیں ستانے گا کیونکہ تمام ہم وغم فکر اور پریشانیاں دعاؤں میں ڈھل جاتی ہیں۔



# خصوصی ر بورٹ کارروائی لجنہ اماء اللہ

## برموقع جلسه سالانه كينيرُ ا2015ء

### فرخ دلدار

آگئے دن خاص پھر برکات وانوارکے ہر طرف جلوے عیاں ہیں مہرولطف وپیارکے آئے ہیں آفاقِ عالم سے غلامانِ رسول خادمانِ دین شیدانِ قرآن و رسول

خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمد یہ
کینیڈاکا 39واں جلسہ سالانہ 26اگست سے شروع ہو کر
30 اگست 50 20 تک اپنی شاندار روایات کے ساتھ
انٹر میشنل سینٹر مسی ساگا میں منعقد ہوا۔ جس میں
18 ہیں 17,848 جن میں 170 احباب وخوا تین نے شرکت کی جن میں 84 ملکوں سے 1707 حباب تشریف لائے ان میں سے 187 غیر از جماعت تھے۔

خداتعالیٰ کے فضل سے بیرسہ روزہ جلسہ بہت ہی کامیاب وکامران رہا۔ مکرم امیر صاحب کے علاوہ دیگر مبلغین اورجیرعلاءنے بری پر مغزتقاریر کیں۔ جلسہ سالانه کی کارروائی کومقامی میڈیانے بھر پور سر خیوں اور تصویروں کے ساتھ شائع کیا۔اس دفعہ جلسوں کی تاری میں پہلی بار کینیڈا کے پر ائم منسٹر سٹیون ہار پر اور اُن کی بیگم نے تقریب میں شرکت کی اور خطاب کیا۔ انہوں نے جماعت کی سر گرمیوں کو سر اہااور پاکستان میں مذہبی د همنی اور ISIS کی سر گرمیوں کی مذمت کی۔اسی طرح ایوزیشن لیڈروں اور لبرل یارٹی کے سربر اہنے بھی اگلے روز جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کینیڈاکے بارے میں حضرت خليفة المسيح الرابح كالمشهور خوبصورت فقره وبرایاکه '' خداکرے که کینیراساری دنیا بن جائے اورساری دنیاکینیڈائن جائے " انہوں نے کہاکہ آپ سب میں اعلیٰ انسانی اقد ارکی جھلک د کھائی دیتی ہے۔اس کے علاوہ بہت سے ایم ٹی وزراء اور دیگر عمائدین نے بھی

شرکت کی ۔ اس جلسہ کامرکزی خیال '' السلام ''لینی و میں میں ہوئی پرنیلے بیک peace کے عنوان سے تھا۔ جو سیٹیج پرنیلے بیک گراؤنڈ پر سفید پرندے کے ساتھ نمایاں طور پر لکھا گیاتھا۔

جلسه کا آغاز حسب روایت خطبه جمعه سے ہوا۔ کرم امیر صاحب جماعت احمد یہ کینیڈ املک لال خان صاحب نے سورۃ الاحزاب کی دوآیات کی خلاوت کی جس میں خداتعالی کاذکروشیع صبح وشام کثرت سے کرنے کا حکم ہے اس حوالے سے انہوں نے اپنی روز مرہ زندگی میں اور خصوصا جلسہ کے تینوں دنوں میں ہرونت اللہ کے ذکر سے اپنے لبوں کو ترکھنے کی تلقین کی کیونکہ یہ جلسے دنیاوی شغل کے لئے نہیں بلکہ تقویٰ حاصل کرنے کے لئے ہیں۔

لجنہ کی طرف تینوں دن مردانہ جلسہ گاہ کی کاروائی نشر کی جاتی رہی۔ جبکہ تیسرے اور چوشتے اجلاس کی کارروائی کے دوران لجنہ کا پنا خصوصی پروگرام تھاجس میں علمی،روحانی اور تربیتی موضوعات پر پُر مغز تقاریر پیش ہوئیں اوراس مقدس ماحول میں تینوں دن روحانی بالیدگی اور یا کیزگی کاساں رہا۔

خوبصورتی سے سیج ہوئے اسٹیج پر سفید اور نیلے رکھوں میں ایک کونے پر "التلام" اور peace کے الفاظ کھے ہوئے تنے اور دوسرے کونے میں جماعت کاسلوگن "محبت سب کے لئے نفرت کسی کے لئے نہیں "کھا تھا۔ در میان میں اللہ کامبارک لفظ اس کے سرچشمہ کے طور پر لکھا گیا تھا۔ اسٹیج کے دونوں طرف ہمیشہ کی طرح کے بری سکرین لگائی گئی تھی۔ اسی طرح 6-4سال کے بچوں کے لئے ہال میں مخصوص جگہ پر بھی تین سکرین لگائی

گئیں جہاں آواز کامعیار بھی بہت اچھاتھا۔

لحبنہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی محترمہ صاحبزادی امتہ الجمیل بیگم صاحبہ بنت حضرت مسلح موعودہ بیشنا صدر لجنہ کینیڈامحترمہ امتہ النورداؤدصاحب اور محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مبارک نذیرصاحب (مشنری انچارج کینیڈا) کی صدارت میں شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز محترمہ آسیہ الماس صاحبہ کی تلاوت قرآن مجیدے ہوا۔ انہوں نے سورۃ الانعام کی

تلاوت قرآن مجیدسے ہوا۔ انہوں نے سورۃ الانعام کی آیات 103-107 تک کی تلاوت کی جس کا انگاش ترجمہ محترمہ فاطمہ امتہ اللہ صاحبہ نے کیاجو حضرت مسے موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ کر خوداحمہ کی ہوئیں اوراب تبلیغی رابطہ کی سیکریٹری کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ ان آیات کا اردو ترجمہ موناسر ان صاحبہ نے کیا۔ جس کے بعد عظلی فرین صاحبہ نے کیا۔ جس کے بعد عظلی نورین صاحبہ نے نظم دہمیں اُس یارسے تقوی عطاہے" بہت خوبصورت آواز میں پڑھی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محرّمہ عطیہ چوہدری صاحبہ کی تھی۔ God or no God, A rational صاحبہ کی تھی۔ approach کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے انسان کے ازلی، ابدی اور جبلی سوالوں کا جواب دینے کی بھرپور کوشش کی کہ میں یہاں کیوں ہوں؟ مجھے یہاں کیسے رہناچا ہی اور سب سے اہم سوال کہ کیا خدا موجود مدی

انہوں نے ان سوالات کو مختلف قرآنی اور سائنس حوالہ جات سے مختلف مثالوں سے سمجھایا کہ ہستی باری تعالیٰ کی بنیاد عقل اور دلائل پرہے۔ یہ کا تئات چودہ بلین سال پہلے ایک دھاکے سے عدم سے وجود میں آئی اور ایک ذرہ سے کا تئات بن کر آبھری اور پھیلی اور بیا

پھیلاؤا بھی تک جاری ہے۔ یہ عظیم الشان واقعہ ہستی باری اتعالیٰ کا ثبوت ہے۔ بگ بینگ سے کا نئات کے اتفاقی آغاز کا یہ نظریہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی کیے کہ پر نظریم افغاز کا یہ نظریہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی کیے کہ پر نظریم وحما کہ ہوااورایک بنی بنائی ڈ کشنری وجود میں آگئی یا کسی جنک یارڈ میں آئد ھی آئی اورایک 707 ہو نئگ جہاز بن کرنگل آیا۔اگر انسانی ADNA کے تین ارب حروف کسی خاص ترتیب سے کسی طرح اتفاقی خہیں ہوسکتے تو کا نئات کی آفرینش اوراس کا ازلی ابدی لامتماہی زمانہ کیسے اتفاق ہوسکتا ہے۔ یہ ونیا اپنی بناوٹ میں اس قدر مکمل ہے کہ اگر صرف کشش تھی بن ورا کمزور ہو جاتی تو کا نئات کے بیاتھ چاند تاروں کا وجود بھی نہ ہو تا۔ اس طرح انسانوں اور جانوروں کی خوبصورت تجسیم اور پیچیدہ بدنی نظام پر غور کریں تو عقل مہوت رہ جاتی ہے۔

اسی طرح خداتعالی کے وجود کی گواہیاں اس کے رسولوں اورانہیاء سے ملتی ہیں جوذاتی تجربات کی بناپر کہتے ہیں کہ خداموجو دہے انہوں نے کہا کہ حضرت بناپر کہتے ہیں کہ خداموجو دہے انہوں نے کہا کہ حضرت محمد منگائی اوراب حضرت مسیح موعود کے ذریعہ جمیں دعاؤں کی قبولیت کے ذریعے زندہ خداکی خبر ملتی ہے۔ یہ بات اُس وقت یقین میں بدل جاتی ہے جب انسان خداتعالی سے دعاؤں اورعبادات کے ذریعے خود تعلق پیداکرے کیونکہ خداتعالی دعاؤں کاجواب دیتاہے اورآج وہی خداحضرت مسیح موعود کے ذریعہ لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں یہ روحانی انقلاب پیداکررہاہے کہ خداتعالی کوشاخت کرنے کاصرف ایک ذریعہ ہے اور وہ اس کے ساتھ ذاتی تعلق پیداکرنے میں نزیعہ ہے اور وہ اس کے ساتھ ذاتی تعلق پیداکرنے میں شاخت کا محض یہی ایک طریق ہے۔

جب ہم تخلیق کا کنات ،اس کے مربوط نظام پیدائش کاار نقاء اور نیک بندوں کی گواہیوں کامشاہدہ کرتے ہیں تو ہمارے پاس یہ نتیجہ نکالنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں رہتا کہ کا کنات کا خالق ایک ذبین اور قادر مطلق خداہے جو ہماری دعاؤں کا جواب دیتے ہوئے اپنی عظیم

الشان ہستی کا ثبوت دیتاہے۔

. اِن کی تقریر کے دوران خوبصورت گرافکس بھی د کھائے جاتے رہے۔

اس اجلاس کی دوسری اہم تقریر نیشنل صدر لجنہ کینیڈامحرمہ امتہ النورداؤدصاحبہ کی تھی۔ انہوں نے '' استغفار ایک روحانی علاج '' کے موضوع پر ایک سیر حاصل تقریر کرتے ہوئے ہمیں استغفار کے متعلق ہر پہلوسے روشاس کروایا۔ انہوں نے کہاکہ اللہ تعالی جو رؤف اورر جيم ہے اس نے جميں اپنی كمزور يوں كودور كرنے كے لئے استغفارايك بہترين ذريعه سكھايا۔ جوكه پچیتاوے کے طور پر نہیں بلکہ ایک روحانی علاج کے طور پرہے۔استغفارایک مؤمن کوڈھانپ لیتاہے اوراس کی ہر قسم کی بدیوں اور گناہوں سے حفاظت کر تاہے اس کے علاوہ خداتعالی سے اپناتعلق استوار کرنے کے لئے بہترین روحانی ورزش ہے۔حضرت مسیح موعود نے اس کی اس طرح وضاحت فرمائی استغفار کامطلب الله تعالیٰ سے تبخشش طلب کرنا، گزشته گناهون پرافسوس کرنااوراینی الی اصلاح کرلینا کہ آئندہ گناہوں کے مرتکب ہی نہ ہوں ۔ انہوں نے مختلف مثالوں سے سمجھایا کہ استغفار کلیدِ مشکلات اور کلیدِتر قیات ہے۔ انہوں نے حضرت حسن بھری اور حضرت مسے موعود کی مثالیں دیتے ہوئے کہاکہ ان کے پاس لوگ رزق کی کی، قط اور مشکلات کے لئے دعاکے لئے آئے توآپ نے سب کواستغفار پڑھنے کے لئے کہا کیونکہ قرآن کریم میں خداتعالی فرماتاہے کہ "اپنے رب سے بخشش طلب کرووہ بہت بخشنے والا ہے" انہوں نے کہا کہ شیطان ہمیں بدیوں پر اکساتاہے اور نفس کوبد سلو کی ، بے راہ روی ، غرور ، فیبت اور جموث وغیرہ کی ترغیب دیتاہے جن سے بچنے کے لئے استغفار ایک بہترین ہتھیارہے اس حوالے سے انہوں نے رقت بھری آواز میں کہا کہ ساسوں اور بہوؤں کی چیقاش اور ایک دوسرے کے ساتھ بُراسلوک کرنے سے گھروں کا امن اورماحول عمومی طور پربرباد ہو کررہ گیاہے۔ ایسے لوگوں كوبكثرت استغفار كرناچاہيئے ورنہ يه سلوك ان

کوخد اتعالیٰ کی پکڑ میں لے آئے گا۔ اس کے علاوہ غیبت

کرنے سے بھی تمام اچھے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں۔
حضرت خلیفۃ المسے الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایاہے کہ
غیبت کے بارے میں تمام احادیث انتہائی منذر ہیں جن
کاعلاج استغفارہے اسی طرح عہدید اروں کو بھی اپنے
رعونت بھرے رویے درست کر کے استغفار کرناچاہیئے۔
انہوں نے بہترین استغفار سید الاستغفار بتایا اور بہترین
قرآئی دعابہ بتائی۔

رَبَّنَاظَلَمْنَااَتَّفُسَنَاوَإِنْ لَّحْ تَغُفِرُلَنَاوَتَرْحَمُنَالَنَکُونَلَّ مِنَ الَحُسِرِيْنُ-(الاحراف:24)

اس کے بعد ایک گروپ نظم '' خلیفہ کے ہم ہیں، خلیفہ ہمارا''خولہ میاں، فرحانہ میاں، لبیدہ، صباء النصر اور نداء النصر نے بہت خوبصورت انداز میں سنائی۔

اس کے ساتھ ہی لجنہ کا بیہ خصوصی اجلاس ختم ہوااور مر دانہ جلسہ گاہ سے باقی کاروائی نشر کی گئ۔

دوسرے دن لجنہ کا اجلاس 10:30 بیج بروز اتوار 30 اگست کو منعقد ہواجس کی صدارت محترمہ صاحبرادی امت الجمیل بیگم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعورہ بیشن صدر لجنہ کینیڈا محترمہ امتہ النور داؤد صاحبہ اور نیشنل امیر جماعت ملک لال خان صاحب کی بیگم امتہ الطیف ملک صاحبہ نے کی ۔ تلاوت قرآن مجید سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ حراا حمد صاحبہ نے سورة الانعام کی آیات - 162 مواجہ نے اورار دوترجہ فائزہ احمد صاحبہ نے بیش کیا جبکہ صاحبہ نے اورار دوترجہ فائزہ احمد صاحبہ نے بیش کیا جبکہ صاحبہ کی نظم ''جرایک کوائی میں ملتی ہیں پناہیں ''خوش صاحبہ کی نظم ''جرایک کوائی میں ملتی ہیں پناہیں ''خوش صاحبہ کی نظم ''جرایک کوائی میں ملتی ہیں پناہیں ''خوش الخانی سے برطی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترمہ منزہ خان صاحبہ نے کی تھی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خداتعالی سے رازو نیاز لیعنی Holy Prophet's "کا خداتعالی سے رازو نیاز لیعنی Communion with God" کے موضوع پر بہت پر سوزاور جامع تقریر کی۔ انہوں نے سورۃ الانعام کی پر سوزاور جامع تقریر کی۔ انہوں نے سورۃ الانعام کی جرحہہ: کہ تو کہہ دے میری عبادت، میری قربانی، میر اجینا اور میر امر ناصر ف اللہ کے عبادت، میری قربانی، میر اجینا اور میر امر ناصر ف اللہ کے

لئے ہے جو تمام جہانوں کارب ہے "۔انہوں نے کہا کہ یہ مختر بیان در حقیقت اس بابر کت انسان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی کا احاطہ کئے ہوئے ہے اللہ تعالیٰ کی الیم محبت کا اظہار آپ کی عبادت، اطاعت، وفاشعاری اور اللہ تعالیٰ کے فرائض کی بجا آوری میں ہر طرح نمایاں ہے آپ کے او قاتے کار میں لفظی و معنوی طور پر کوئی لمحہ ایسانہ تھا کہ جس میں ان کی اپنے رب سے رازو نیاز کی باتیں نہ ہور ہی ہوں۔

انہوں نے اپنے اُسوہ حسنہ سے لوگوں کو دعا نماز، صبر وشکر اور توبہ واستغفار کا مطلب سمجھایا۔
اللہ تعالیٰ کی محبت آپ کی زندگی کی ہر بات سے بوں عیاں ہوتی ہے کہ ساری زندگی ابتلاؤں کا سامنا کیا۔ آپ یتیم پیداہوئے۔ بچپن میں ہی والدہ اور دادائی وفات کا صدمہ سہااور پھر شادی کے بعدلگا تارکئی بچوں کی وفات کا صدمہ بھی بر داشت کیا۔ حضرت خدیجہ اور حضرت ابوطالب کی رحلت پر بہت رنجیدہ ہوئے اور آخری عمر میں اپنے بیٹے حضرت ابر اہیم کی وفات کا صدمہ بر داشت کیا۔ لیکن ان تمام مواقع کو بشاشت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے بر داشت کیا۔ آپ کی مامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے بر داشت کیا۔ آپ کی بعد آپ نے اپنی مجبت ہائی میں اور مقام نبوت پر فائز ہونے کے بعد آپ نے فرض کی ادائیگی جو افی جمر پُور حالات کیا۔ آپ کی ادائیگی عمر نیازہ ہونے کے بعد آپ نے اپنی محبت اللہ یا دار ایذاء رسانیوں سے بھر پُور حالات کے باوجو د اداکر کے ظاہر کیا۔

حفرت محمر صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک سے بھی اپن محبت اللہ کے باعث نہایت محبت کرتے۔ قرآن کریم کی خلاوت کے وقت آپ جذبات سے مغلوب ہو جاتے آپ کی گفتار میں جہاں بھی محبوب خداکاذکر ہوتا تو لگتا جیسے آپ کاساراوجو داللہ کی محبت اور عقیدت کی گرفت میں ہے۔ آپ کا ایہ جذبہ اس قدر پُر شدت تھا کہ قریش آپ کے متعلق کہتے کہ "محمر اپنے رب کی محبت میں مخور ہے" اور جواباً خداتعالی بھی ان کو اپنی کی گنا محبت سے نواز تا تھا۔ یہ جیرانی کی بات نہیں کہ قرآن کریم میں مؤمنوں کو حکم دیا گیا کہ وہ بھی آپ پر درود وسلام بھجاکریں۔ آگ کی زندگی ہمارے لئے عمل کرنے وسلام بھجاکریں۔ آگ کی زندگی ہمارے لئے عمل کرنے وسلام بھجاکریں۔ آگ کی زندگی ہمارے لئے عمل کرنے

کی ایک زندہ مثال ہے جیسے کہ خداتعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ "ہراس شخص کے لئے جواللہ اور آخرت کی امیدر کھتاہے اوراللہ کو کثرت سے یاد کر تاہے اس کے لئے بقینًا اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے"۔

(الاحزاب:22)

اس اجلاس کی اگلی تقریر محترمه ڈاکٹر گلہت محود صاحبه کی تھی جس کاموضوع تھا" Khilafat, A "Guiding Light in Today's World محرّمه گلبت صاحبہ کی تقریر آج کی ادر پدر آزاد سوسائٹ کے لئے لحہ قاریہ تھی کہ آج کل کے زمانہ میں کسی مذہب کی ضرورت نہیں اورنہ ہی کسی ہادی وراہنماکی ۔انہوں نے امریکہ اور کینیڈاکے بچوں کاذکر کیاجو کسی جذبے کے تحت ISIS کے اضطراب میں شامل ہونے کے لئے تو پنچے مر مذاہب اور صحیح راہنمائی نہ ہونے کے باعث ان كى يە قربانى بے كار ہونے كے علاوہ معاشرے كے لئے خطرے کاباعث بن۔ محترمہ لکہت صاحبے نے خلافت کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے آج کل کی نوجوان نسل کے لئے خلافت کادامن پکڑنے كالا تحد عمل پيش كيا-انبول نے كہاكد صحيح علم اور اسمائى کامنیع صرف قرآن کریم ہے اور خلفاء کے بتائے ہوئے راستے پرچلنا ہے۔ کیونکہ خلیفہ خداتعالی سے راہنمائی پاکراس وقت کے حالات کے مطابق راہنمائی کرتے ہیں۔ عورت کا فرض اپنی اولاد کی تربیت کرناہے لیکن اس كے لئے اسے اپنی تعليم وتربيت كافرض پہلے اداكرنا چاہئے۔ تاکہ اولاد کی صحیح تربیت کرسکے اورانہیں صحیح اسلامی اقدار سکھاسکے۔ انہوں نے حفرت مصلح موعود ا كاحواله دية موئ كهاكه اگرتم %50 عورتول كي تعليم وتربیت کرلوتواسلام ترقی کرسکتاہے۔ دنیاوی تعلیم بھی دینی تعلیم کے بغیراد هوری ہے اگر عورت اینے بچوں کو صحیح اسلامی تعلیم سے محروم رکھتی ہے تووہ خداکے ہاں جواب دہ ہے۔ انہوں نے کہاکہ 12 سال تک بے کی بنیادی تعلیم مکمل ہو جاتی ہے جو کہ صرف اور صرف مال کی ذمہ داری ہے لیکن بیاکام احمدی خواتین کے لئے بہت آسان ہے کیونکہ اسے صرف خلفاءکے بتائے ہوئے

راستے پر عمل کرنااور کروانا ہے۔ اگروہ خلافت کو اپنی زندگی کا نصب العین نہیں بناتی اور اپنے بچوں کو خلافت سے وابستہ نہیں کرتی تووہ بھی آج کل کے دوسرے مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے جو ان بچوں کی طرح بھکتے ہوئے ہو جائیں گے۔

اس اجلاس کی آخری اور داحد اُر دو تقریر محترمه امته السلام ملك صاحبه كي تقى جس كاعنوان تها" حوّاكي بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ" انہوں نے کی آیت ولیون خَافَ مَقَامَر رَبِّهِ جَنَّتْني (سورة الرحن: 47) كى تلاوت کی لینی جو بھی اپنے رب کے مقام سے ڈر تاہے اس کے لئے دوجنتیں ہیں۔اس آیت کے حوالے سے انہوں نے ایک نے زاویے سے دل کو چھولینے والی تقریر کی اور کہاکہ اس خوش خبری کاوعدہ اُن خوش نصیبوں کے لئے ہے جنہوں نے اپنے رب کو پیچانااور پھر تقویٰ اختیار کیا۔ تورین ورنیادونوں سنوارتے ہوئے دونوں جنتوں کو حاصل کرلیا۔ اگر حوالی بیٹی نے حضرت محمر صلی الله عليه وسلم كي اتباع ميس اپني عبادات، قربانيان اور جينا مرناصرف تمام جہانوں کے رب کے احکام کی پیروی کرتے ہوئے گزرنے والا بنانے کی کوشش کی۔ تواس نے جیسے جنت نظیر معاشرہ بنالیاس کی پہلی اکائی اُس کا اپنا گھرہے جہاں وہ اپنی اور اپنی نسلوں کے لئے ایک بہترین ماحول پیدا کرتی ہے۔ نیک اور صالح اولادایک صدقہ جاربیہے۔لیکن اس کے لئے عورت کو خود نظم وضبط کے ساتھ اپنے اندرایک پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے بچوں کے لئے ایک قابل تقلید وجو دبن کران کی تربیت کرنے کی کوشش کرنا ہے۔الی کوشش جس کی بنیاد دعا ہے۔ بچوں کے لئے گھر ایک ایسی جنت ہو جہاں وہ سکون حاصل كرنے كے لئے آئي اور مائي ان كواپنى محبت كى شائدى چھاؤں تلے دین ود نیاکی تمام اعلیٰ اقدار منتقل کر سکیں۔ بچوں کے دلول میں خدااوررسول کی محبت بھردیں۔ حضرت مسيح موعودٌ خلفاء اوراحمه يت كاعشق دلول ميں جاگزیں کردیں۔ نمازاور قرآن کوزندگی گزارنے کی بنياد بنائيں۔

آج اگر واک پنیاں رَبِّنَا اٰتِنَا فِنُ الدُّنْ يَاحَسَنَةً

پر عمل کریں تووہ یقینا فرشتوں کے پروں کے بیچے ہوں
گی۔ ان کے لئے جلسوں اوراجلاس میں آنے کے لئے
جاب یالوگوں کی باتیں روک نہیں بنیں گی۔ خلیفہ وقت
کے ارشادات کی اطاعت، پردہ کی پابندی، غیبت اور
تجسس سے پر ہیزاور سجے سے محبت کرنے والیوں کے
چرے پر تقویٰ کانور رہتا ہے۔ اعمال صالحہ سے مزین
خواتین ہی گھروں میں جنت نظیر معاشرہ تھکیل دیت
ہوئے خدا کی حمد وثناء کے ساتھ خاوند کی فرمانبر داری رحمی
رشتوں کی مضبوطی، قناعت واطاعت، مالی قربانی اور
اولاد کی اعلیٰ تربیت کے ساتھ ہی جنٹن کی وارث بنتی ہیں
اولاد کی اعلیٰ تربیت کے ساتھ ہی جنٹن کی وارث بنتی ہیں
اس کے بعد محر مہ صاحبز ادی امتہ الجمیل بیگم

صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود نے اعلی تعلیمی گریڈ حاصل کرنے والی 22 بچیوں میں ایوارڈ تقسیم کئے جن کے نام ان کے گریڈ کے مطابق تر تیب سے درج ہیں۔
ہائی سکول ایوارڈ: ماہم خالد، ملیحہ آمنہ خان، شاکلہ الجم، شہناز فرزانہ ظفر، رداء یا سمین ، انیلہ چوہدری، زباب فاروقی، میر ال سعید، مشال قاضی، مدیحہ صدف۔
انڈر گریجو تیٹ ایوارڈ:

ملیحه قاضی، اِرسه غزل، ماه رخ عابد، بشری صائمه ملک، ماریه احمد، صبیحه احمد، سعدیه ملک جماقمر-

پوسٹ گریجوئیٹ ایوارڈ:

غازبيه احمد، بشري سعيد اورآمنه باسط

آخریں بیشنل صدر لجنہ کینیڈ امحر مہ امتہ النور داؤد صاحبہ نے سب حاضرین جلسہ کا خاموش اور نظم و منبط کے ساتھ جلسہ سننے کو سراہا۔ تمام کارکنات کا شکریہ اداکیا جنہوں نے بہت محنت سے اس جلسہ کو کامیاب بنایا۔ انہوں نے بزرگوں کے لئے علیحدہ کھانے اور بیٹھنے کے انتظام کاذکر کیا اور کہا کہ امید ہے کہ آپ سب کو لیند آیا ہوگا۔ مجموعی طور پر سب کا شکریہ اداکرتے ہوئے لیند آیا ہوگا۔ محمومی پروگرام کا اختتام کیا۔ الجمد للد

جلسه سالانه کے مختلف رنگ

اس د فعہ اس جلسہ کی نمایاں خصوصیت پاکستان سے آئے ہوئے بہت سے لوگوں کی شرکت تھی جو بہت عرصہ کے

بعدایک جلسے میں شامل ہوئے۔ اُن کی خوشی اوراطمینان دیدنی تھا۔وہ شدت جذبات سے آکھوں میں آنسولئے اپنی محبت اورخوش کااظہار کرتے رہے۔

اعلانات کاخاموش طریقہ بہت پہندیدہ رہاکہ سکرین پر بھی حروف میں لکھے ہوئے نظر آتے تھے۔ وقاً فوقاً سرڈھانیخ، خاموش رہنے، اور جلسہ سے پورافائدہ اٹھانے کی ہدایات جاری ہوتی رہیں۔ اسی طرح گم شدہ بچوں اور باہر انتظار کرنے والوں کے اعلانات بھی اسی خاموشی سے نظر آتے رہے۔

مرکزی ہال کوزیادہ وسعت دی گئی اور بزرگوں اور پچوں کے لئے علیحدہ سیشن بنائے گئے۔ 4-6سال کے پچھلے حصے میں پچوں اور اُئی ہاؤں کے لئے مرکزی ہال کے پچھلے حصے میں علیحدہ جگہ بنائی گئی تقی۔ جہاں انہوں نے عمومی طور پر عبر کا مظاہرہ کیا اور سکون سے جلسہ کی کارروائی سُئی۔ پچوں کے حصہ کوالیک لحاظ سے جلسے کی دوسری دنیا بھی کہا جاسکتا ہے جو بہت چھوٹے پچوں اور اان کی ہاؤں کے لئے آباد کی جاتی ہے۔ جہاں اُن کا اپنا اسٹیج، سکرین، آڈیو وڈیو، گھانا، دودھ اور بسکٹوں کے سٹال ، الا تبریری ، کھلونے اور دیگر اندر ونی حصہ میں کھیلی جانے والی کھیلوں جیسی اور دیگر اندر ونی حصہ میں کھیلی جانے والی کھیلوں جیسی اشیاء کے علاوہ hanging area کی جانے اس دفعہ اس دنیاکو مزید کھمل کرنے کے لئے اشیاء کے اس دفعہ اس دنیاکو مزید کھمل کرنے کے لئے امید اس دنیاکو مزید کھمل کرنے کے لئے امید اس دنیاکو مزید کھمل کرنے کے لئے امید اس دائیل بھی شامل کئے گئے۔

بک اسٹال ہمیشہ کی طرح بہت مصروف جگہ تھی بلکہ اس دفعہ ممبراتِ لجنہ میں پہلے کی نسبت گتب کی خریداری میں نمایاں دلچپی نظر آئی۔ چنانچہ 20 ہزار ڈالرسے زائد رقم کی گتب کی فروخت ہوئی۔ الحمد لللہ۔ سب سے زیادہ پیند کی جانے والی کتب میں حکایاتِ دارو رئس، دعائیہ خزائن، خلیفۃ المسے الرابح گاڑ جمہ قر آن کر یم اور شعبہ اشاعت کی طرف سے صحابیات کے موضوع پر شائع کر دہ 9 کتب کاسیٹ تھا۔

شعبہ صفائی، سیکرٹری خدمت خلق محترمہ امتہ الحفیظ راناصاحبہ کی قیادت میں ہمیشہ کی طرح بے نفسی کے ساتھ خدمت پر مامور تھا۔

شعبہ رشتہ ناطہ میں 15 خاند انوں کی ملا قات ہوئی۔ ہومیو پیتنی کے اسٹال پر 50 8 افراد کو ادویات میاک سنیں۔

ضیافت کے شعبہ میں 10,000 کھانے کے ڈب تقسیم کئے گئے اورانتظام عمویی طور پر بہت اچھارہا۔
اس دفعہ جلسہ پر محترم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نے ہیومینٹی فرسٹ کے حوالہ سے قلفیاں خریدنے کی تاکید کی اور الحمد للہ ہاتھوں ہاتھ قلفیاں بک گئیں اور جیسا کہ قلفیاں تمام دنیائے احمدیت کے جلسوں کی ضیافت کی جانوں کی ضیافت کی جانوں ہوئیں۔

ٹر انسلیشن کاشعبہ حسب معمول نہایت تن دہی اور دلچیں کے ساتھ ہیڈ فونز کی تقسیم میں مصروف رہا۔ اس دفعہ اردو، الگاش اور فرنچ کے علاوہ عربی زبان میں مجی ٹر انسلیشن مہاتھی۔

شعبہ تبلیغ کے تحت جلسہ میں 50 مہمان تشریف لائے۔اُن کے لئے کھانے کے ہال کے باہرایک علیحہ ہک سٹال لگایا گیا تھاجہاں وہ اپنی پسند کی کتب مفت لے جاسکتے تھے۔

اس کے علاوہ ولیم اوسلر فاؤنڈیشن کی ممبر اور ڈائزیکٹر دوخوا تین تشریف لائیں اور پورے ہال کا چکر لگا کر جلسہ دیکھ کر گئیں اسی طرح خوا تین کے جلسہ میں ایم پی وان اور لبرل پارٹی کی ایک ممبر بھی تشریف لائیں اور میشنل صدر صاحبہ لجنہ سے ملا قات کی۔

میڈیا کے شعبہ میں CBC نیوزاور CTV نیوز میں پرائم منسٹر سٹیفن ہار پر اور جسٹن ٹروڈو کی تقاریر کو 5 ملین لو گوں نے بر اور است دیکھااس کے علاوہ 10 ملین لو گوں نے میڈیا کے ذریعے جماعت کے متعلق معلومات حاصل کیں %33 تبلیغ کور بج ہوئی۔

سب سے نمایال خصوصیت اس دفعہ آواز کی بہترین کوالٹی تھی جس کابراہ راست الر نظم وضبط پر نظر آیااور ہال میں سب خواتین نے نہایت خاموشی اوراحر ام کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سنی۔

اس جلسہ میں بزر گوں کواہمیت حاصل تھی۔ اُن کے لئے اسٹیج کے پیچیے ایک بڑے خصوصی ہال میں

## مشاعره برموقع شوري لجنه اماء الله كينيرا

## شعبه اشاعت لجنه اماءالله كينيرا

لجہنہ اماء اللہ کینیڈاکی اُنیسویں نیشنل مجلس شوری مور خد 2 اکتوبر بروز جعد مسجد بیت الاسلام میبل میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر کینیڈ ابھر سے آئی ہوئی مہمانانِ گرامی کے اعزاز میں اُسی شام طاہر ہال میں ایک بزم شاعری منعقد ہوئی۔

جس میں مخصوص شاعرات نے اپنا کلام پیش کیا۔ محترمہ صاحبزادی سیّدہ امتہ الجمیل بیّم صاحبہ مہمانِ خصوصی تقیس اور صدارت کے فرائض محترمہ امتہ النور داؤد صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماءاللہ کینیڈا نے دیئے۔ محترمہ ڈاکٹر امتہ القدوس فرحت صاحبہ نیشنل سیکرٹری اشاعت نے تمام کارروائی کو بہت خوبصورت لب ولہجہ میں سر انجام دیا۔ تلاوتِ کلام پاک محترمہ طیبہ طاہرہ صاحبہ صدر لجنہ رچندالل نے کی اور حضرت

مسيح موعود عليه الصلوة والسلام كاحمد بيه كلام مريم صديقه صاحبه نے پیش كيا۔

مندرجہ ذیل شاعرات نے اس محفل میں اپنا رنگارنگ کلام پیش کیا۔

محرمه امته الرفیق ظفر صاحبه، محرمه امته الرفیق طاہره صاحبه محرمه امته الرفیق طاہره صاحبه محرمه امته القدوس قد سیه صاحبه محرمه أمته الحفظ بھی صاحبه الرؤف صاحبه محرمه شاہده خان لورانو، محرمه شابده خان صاحبه، محرمه شاہده خان صاحبه، محرمه رقیه صاحبه محرمه تو مدرقیه عابد صاحبه سسکاٹون، محرمه امته الباسط باچھی صاحبه، محرمه نورین سہیل صاحب، محرمه ممتاز علیم صاحبه علاوه ازیں ایک نوم بائحه لجنه بنفشه صاحبہ نے فارسی حمد علاوه ازیں ایک نوم بائحه لجنه بنفشه صاحبہ نے فارسی حمد

اور سکا ٹون سے ناکلہ چوہدری صاحبہ نے اگریزی نظم پیش کی۔ یاد رہے کہ چھلے مشاعرہ میں اگریزی نظموں کی شمولیت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت سراہاتھا۔

آڈلیو وڈلیو کی انچارج محرّمہ امتہ القدوس قدسیہ صاحبہ اور ان کی لیم ممبرات (راشدہ،خولہ سابی، ماہم زبدہ، نبیلہ،رابعہ)خدمت خلق اور ضیافت میں محرّمہ امتہ الحفظ رانا صاحبہ محرّمہ عاصمہ نون صاحبہ نے اور لا تقہ احمرصاحبہ نے بہت محنت اور انتہائی خوش اسلوبی سے فرائض سر انجام دیئے ۔ لا تقہ احمداور ان کی لیم نے محرّمہ شافی چھہ صاحبہ کی زیر احمداور ان کی لیم نے محرّمہ شافی چھہ صاحبہ کی زیر گرانی سیج کو سجایا۔خدا تعالی ان سب بہنوں کو آجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین۔

#### بقيه از صفحه 14

کھانے کا علیحدہ انتظام کیا گیا تھاجہال بہت چاک وچو بند والنشرُ زکی نہایت اوب، احترام اور محبت کے ساتھ مہمان نوازی کررہے تھے۔ ہال میں تاحد نظر بزرگی چھائی ہوئی تھی اور ہر طرف بزرگوں کاراج تھا۔ جوان سینئرز، در میانے سینئرز، بہت سینئرزاور سینئرز۔ سب کی اس قدر محبت ، احترام اور تقدس کے ساتھ VIP قسم کی مہمان نوازی ہور بی تھی کہ اپنے بڑھا ہے پر ناز ہونے لگا۔ المحمد لللہ فدا تعالی سب کو ہزائے خیر دے۔ ہال میں زیادہ تذکرہ اپنے عوارض بیان کرنے اورایک دو سرے کے بچوں کے حالات زندگی معلوم کرنے کا تھا۔

یہ محض خداتعالی کا فضل واحسان ہے کہ صرف اللہ تعالی کی رضاکی خاطر اور صحبت صالحین کے لئے اس جلسہ میں امریکہ، انگلتان، پاکتان، شام، عراق اور کینیڈ اکے دور دراز علاقوں سے بڑی بھاری تعداد میں مسے کے فرزانے تشریف لائے۔خداتعالی کے فضل سے بیہ سہ روزہ جلسہ سالانہ بہت کامیاب رہااور تمام خواتین واحباب نہایت اچھے تاثرات لے کرلوٹے۔ الجمدللہ

## ہجرت

#### سميرا قربان سسكاڻون نارتھ

میرے مولانے اس میں بڑی برکت دی ہے	وطن کو چھوڑ کے ہم نے جو ہجرت کی ہے
اور کسی کو اولاد کی نعمت دی ہے	کسی کو دی دولت ،عزت اور شهرت
گر پیارو اس میں ایک لذت بھی ہے	ہجرت نام ہے بے بی کا بے کسی کا بھی
ملے گا وہی جس کی اُس نے نیت کی ہے	کہہ دیا ہے پہلے سے میرے آقا نے
گریدیادر کھ ہمنے بھی ہجرت کی ہے	غم بہت ہے دکھ بھی ہے مشکل بھی ہے
کہ ہجرت کرنامیرے نبی کی سنت بھی ہے	نہیں مشکل سے گھبر اناخوش اس بات پہر رہنا

# اجتماعات کے فوائدوبرکات

## وجيهه قيوم ميل

اجتماع کے گفظی معنی جمع ہونے کے ہیں۔
اجتماع کینی بہت سے لوگوں کا جمع ہونا۔ د نیا میں اجتماع
مختلف صور توں میں ہوتے ہیں۔ کہیں ناچ گانے کے
شوقین اپنے میلوں میں مصروف ہوتے یا پھر د نیا بھر
کے سیاستدان کسی ایک مقام پر اکتھے ہو کر د نیا کو امن
کی طرف لانے کی ناکام کوشش کے لیے بڑے بڑے
اجتماعات کرواتے ہیں۔ گر پھر بھی د نیا میں آئے دن
کوئی نہ کوئی جنگ جاری رہتی ہے۔

جماعت ِ احمد یہ ایک ایسی منظم جماعت ہے جن کے اجتماعات میں تقوی اور اطاعت کی مثالیں نظر آتی ہیں۔ تمام لوگ جب گھروں کولو شخ ہیں تو تفکاوٹ کے باوجود ایک روحانی بشاشت لیے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ اجتماع ایک علمی اور روحانی انقلاب کا اعلیٰ مظہر ہوتے ہیں۔ جس میں خلیفہ وقت کی اطاعت شامل ہوتی ہے۔ تمام ذیلی شخطییں اپنے مقرر کردہ وقت میں اجتماع کا انتظام کرتی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع نہ صرف علم میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ لبخات میں نمایاں جسمانی روحانی اور اخلاقی حالتوں میں انقلاب بھی لاتے ہے۔ اجتماع کے مقابلہ جات سے جہاں نیکی میں مقابلہ کار حجان پیدا ہوتا ہے وہاں اپنے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو بھی سامنے لانے کا موقع ملتا ہے اور انسان مختلف برائیوں سے بچتا ہے۔

د نیا میں بہت سے جلسے ایسے ہوتے ہیں ان کے اغراض اور مصالح مختلف ہوتے ہیں۔ بعض اس

قسم کے ہوتے ہیں کہ ان میں ملی اور سیاسی امور پر

بحث ہوتی ہے بعض جلنے اس غرض سے ہوتے ہیں

کہ ان میں کسی خاص قوم کی اصلاح کے لیے غور کیا
جاتا ہے بعض اصلاح اخلاق کے لیے ہوتے ہیں لیکن

آج حسن انفاق سے اور خوش قسمتی سے اللہ تعالی نے

آپ لوگوں کو موقع دیا ہے کہ مضامین پر غور کریں۔

اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اللّٰہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اللّٰہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اللّٰہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُونَ الْقُولَ فَيَتَّبِعُونَ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

وَ اُولِيْكَ هُمَّهُ اُولُوا الْأَلْبَابِ ۞ تُرجمہ: وہ لوگ جو بات کوسنتے ہیں تواس میں سے بہترین پر عمل کرتے ہیں ۔ یہی وہ لوگ ہیں جنمیں اللہ نے ہدایت عطاکی اور یہی وہ لوگ ہیں جو عقل والے ہیں۔(الزمر:19)

اجتماع کے جسمانی، روحانی اور اخلاقی فوائد وبر کات صحبت ِ صالحین

رَبِّ هَبْ لِمِن خُڪُمَّا قَ ٱلْحِقُنِیُ لَا لَمْ الْحِقْنِیُ اللّٰ الل

اے میرے رب مجھے حکمت عطا کراور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔(الشعراء:84)

حضرت مسے موعود فرماتے ہیں '' حقیقی پاک تب حاصل ہوتی ہے جب انسان گندی زندگی سے توبہ کرکے ایک پاک زندگی کا خواہاں ہو اور اس کے حصول کے لیے تین باتیں ضروری ہیں۔ایک تدبیر اور مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہوگندی زندگی سے باہر

آنے کی کوشش کرے ۔ دوسری دُعا کہ ہر وقت جنابِ الہی میں نالال رہے تاوہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اسکو باہر نکالے۔۔۔ تیسر اطریق صحبتِ کا ملین اور صالحین ہے۔ کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ سے دوسر اچراغ روشن ہوسکتا ہے"۔

(ليکچرسيالکوٺ صفحہ 234)

اجتاع میں آئی ہوئی تمام لجنہ ممبرات اپنے آپ کو تین دن کے لیے دین کی خاطر وقف کرتی ہیں اور اس اور پوری توجہ سے اجتماع کی کارروائی کو سُنتی اور اس میں حصہ لیتی ہیں۔

تمام او قات میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے بارے میں علم حاصل کرتی ہیں اور پنج وقتہ نماز میں شامل ہوتی ہیں۔ دُعادَل میں اپنے آپ کو مصروف رکھتی ہیں اور اجتماعی دُعادُل کا بہترین موقع ملتا ہے۔ مومنین کے ساتھ دوستی کرنے کاموقع ملتا ہے۔ علم کی خاطر سفر کرنے کی برکات

اجٹماع میں لجنہ دور دراز کے علاقوں سے سفر کرکے اسکی برکات حاصل کرنے آتی ہیں۔

حضرت مسيح موعودٌ فرماتے ہيں "صحيح بخارى كاصفحہ 16 كھول كر ديكھو كہ سفر طلب علم كے ليے كس قدر بشارت دى گئى ہے اور وہ يہ كہ مَنُ سَلَكَ طَرِيقًا يَطُلُبُ بِهِ عِلْمَا سهّل الله له طريق الجنّة ليخى جو شخص طلب علم كے ليے سفر كرے اور كى راہ ير چلے تو خدا تعالى بہشت كى راہ أس پر آسان كر ديتا ہے"۔ (آئينہ كمالاتِ اسلام دوحانی خزائن جلد 5 صفحہ

ذہنی نشو نما اور ذہنی آز ماکش کے مقابلہ جات اجتماع کی اصل غرض یہی ہوتی ہے کہ اجتماع میں شامل ہونے والی ممبر ات ذہنی طور پر تمام مقابلہ جات کے لیے تیار ہو کر آئیں۔ جس میں فی البدیہ تقاریر ، بیت بازی، دینی معلومات کے سوال وجو اب اور دیگر مقابلہ جات کے لیے وقت مقرر ہو تاہے تاکہ ذہن اتنا ہو شیار ہو کہ اس مقررہ وقت تک اس عنوان کے متعلق سوچ کر جو اب دیں۔ یہ ایک ذہنی ورزش بھی ہے۔ جس سے حافظہ تیز بھی ہو تاہے اور انسان میں خود اعتادی بھی پیدا ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کے مضامین سن کر علم میں اضافہ بھی ہو تاہے۔ مضامین سن کر علم میں اضافہ بھی ہو تاہے۔

حضرت مسيح موعود عليه العلوة والسلام فرماتے ہيں:
"جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تين دفعہ نہيں پڑھتا
اس ميں ايك قسم كا كبر پاياجا تاہے"۔

(سیرت البدی جلداول صد دوم صفحه 365)

" وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے
نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا
اس نے بھی تکبر سے حصد لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ
کوئی حصد تکبر کاتم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤاور تا
تم اینے اہل وعیال سمیت نجات یاؤ"۔

(نزول المسيح،روحانی خزائن جلد 81 صفحه 403)

قرآن کو سیکھنے اور صحت سے پڑھنے کی برکات لجنہ کے اجتماع میں قرآن کا سیکھنا اور خوش الحانی سے پڑھنا دونوں شامل ہوتے ہیں جو کہ کارِ ثواب ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ وَرَتِّلِ الْقُوْاٰنَ تَوْتِیْلًا (الزل:5)

ترجمہ: اور قرآن کوخوب نکھار کر پڑھاکر۔
قرآن کر یم اور سائنس کی ریسر چ کا نادر موقع
اجتاع میں کچھ مقابلہ جات ایسے ہوتے ہیں جن کی
غرض شخیق کر ناہوتی ہے۔ لجنہ ممبرز کو موقع فراہم کیا
جاتا ہے کہ اتنی مدت تک ریسر چ کر کے اپنے مضامین
کے لیے مواد اکٹھا کریں۔ اس شخیق کے لیے قرآن
کر یم اور احادیث سے لے کر حضرت مسیح موعود کی
کتب اور خلفائے راشدین ، خلفائے مسیح موعود کی
ارشادات اور سائنس کی تحقیقات تمام شامل ہوتی ہیں
جوانسان کی عقل وشعور میں اضافہ کا باعث ہوتی ہیں۔
باہمی اخوت اور سیجبتی کی مثالیں
باہمی اخوت اور سیجبتی کی مثالیں

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا قَ لَا تَفَرَّقُوا ۗ

ترجمہ: اور تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لواور تفرقہ مت کرو۔(ال عمران:104)

اجماع قومی نیج بی ، باہی اخوت و محبت اور ہم آجمنگی کا درس دیتا ہے۔ تمام قسم کے تفرقہ اور امیر غریب، چھوٹے برے کے فرق کو مٹاکر باہم ملکر رہنے کا ذریعہ ہے۔ لجنہ ممبر زانظامیہ اجماع کی سہولیات کی فراہمی کو کامیاب بنانے کے لیے ایک مہینہ پہلے سے ہی رضاکارانہ طور پر بھر پور جدوجہد میں مصروف عمل ہوتی ہیں۔

صبر واستقامت اورعدل وانصاف

يَّا يُهَا الَّذِيْنِ أَمَنُوا اسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ

وَالصَّلُوةِ ﴿ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّبِرِينَ ۞ اللهَ مَعَ الصَّبِرِينَ ۞ اللهَ مَعَ الصَّبِرِينَ ۞ اللهَ مدد اللهَ وَاللهُ عَلَى اللهُ عَبْر كرنے والوں كے ساتھ ہے۔ مائلو۔ يقينا الله صبر كرنے والوں كے ساتھ ہے۔ (ابترہ:154)

گو کہ اجتماع کا نظام بہت ہی عمدہ ہو تاہے مگر ایک صبر آزمااور مشکل وقت وہ ہو تاہے جب حصہ لینے والا پہلے صبر سے اپنی باری کا انتظار کر تاہے پھر رزلٹ کا انتظار کرنا تو انتہائی صبر کا کام ہو تاہے۔ اجتماع میں ججمن کا

نظام زندگی میں عدل وانساف قائم رکھنے کاموجب بنا ہے۔ قرآنی احکامات کی روشیٰ میں کیے گئے فیصلے کا موقع ملتاہے۔ وَإِذَا قُلْتُهُ فَاعْدِلُو اَوَلَوْ کَانَ ذَا

قُرْلِي ۚ وَبِعَهْدِاللَّهِ ٱوْفُوا ۚ

اور جب بھی تم کوئی بات کرو توعدل سے کام لو۔خواہ کوئی قریبی ہی کیوں نہ ہو۔(الانعام:153)

جو چجز فیصله کرتی ہیں اس پر بھی صبر کا نمونه د کھانا اور ایکے فیصله پر متفق ہونا بھی عاجزی کی علامت ہوتی ہے۔

> حقوق العباد اور خدمتِ خلق کامو قع قرآن کریم میں ہے۔

فَالْتِ ذَاللَّقُرُ لِي حَقَّهُ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ

السَّيِيْلِ لَٰ لِلْكَ خَيْرٌ لِلَّذِيْنَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللهِ وَ وَ اللِّكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۞

وجه الدوق والوقيات هد المفيد والاسافر پس البيخ قريبي كواسكا حق دو فيز مسكين كواور مسافر كوريد بات النالو گول كي المحيى به والله كار ضا چاہتے ہيں۔ اور يهى وہ لوگ ہيں جو كامياب مونے والے ہيں۔ (الروم: 39)

پس اجماع میں دور دراز سے آنے والوں کے حقوق کا خیال رکھنا۔ نیکی اور تقوی میں بڑھاتا ہے۔ خدمتِ خلق اور مہمان نوازی کا اچھامو قع ملتاہے۔ جذباتی اور معاشرتی اصلاح

كُنْتُمُ خَيْرَاً مَّةٍ ٱخْرِجَتُ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُ وَفِوَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِوتُولُ مِنُونَ بِاللهِ \* (الرامران:111)

تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لیے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا تھم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

انسان فطری طور پر مقابلہ بازی کاشوقین ہو تاہے۔ یہ مقابلہ جات خواہ روحانی سطح پر ہوں یا پھر دنیاوی ہوں

بقيه صفحه 26پر

ستمبر تاد سمبر 2015ء

## ماوال مھنڈیاں چھاواں کے چھاوال کون کرے

### كهكشال بابر ـ تورانو

بین الا قوامی سطح پر ہر دن کو بطور یادگار منانے کی روایت دن بدن زور پکڑتی جارہی ہے۔ عور توں کا عالمی دن بھی اس سے الگ نہیں ہے۔ عورت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے "مدرز ڈے" کے نام سے ایک نئے سلسلے کا آغاز ہو چکا ہے جو گزشتہ چند سالوں میں کا فی با قاعدگی سے منایا جا تا ہے۔ مگر سوال یہ پیدا ہو تا ہے کہ عورت جس سے کا تنات کے ہر ذرے نے رنگ، خوشبو، عجب مُستعار لی۔ صنف نازک تضہر ائے جانے کے بعد محبت مُستعار لی۔ صنف نازک تضہر ائے جانے کے بعد محبت مُستعار لی۔ صنف نازک تضہر ائے جانے کے بعد محبت مُستعار لی۔ صنف نازک تضہر ائے جانے کے بعد محبت مُستعار لی۔ صنف نازک تضہر ائے جانے کے بعد کویاش پاش نہ کر سکیں۔ اُس نے ایثار و قربانی کالباس کو پاش پاش نہ کر سکیں۔ اُس نے ایثار و قربانی کالباس نے بینچادیا۔

ایی عورت کے لئے، ایسی مال کے لئے پورے
سال میں صرف ایک دن کی شخصیص کیوں، چند کمحوں کا
خراج شخسین اس کی تمام عمر کی محنت، عظمت اور قربانی
کااعاطہ نہیں کرسکتا۔ اس کی محبتوں، قربانیوں، دعاؤں
کا قرض چُکانے کے لئے ساری عمر کی ریاضت بھی کم ہے
اور پھر ماں جس کا نعم البدل اس دنیا میں نہیں ہے۔
حقیقتاً انسان کو إدراک نہیں۔

اُس کی لا محدود خدمت جبکہ ایک بچہ اورایک نوجوان تکلیف کے وقت صرف بیہ لفظ کیوں کہتاہے " اپائے میری مال" کوئی تو در دمشتر ک ہو گامال اور اولاد میں بلکہ یول سمجھناچاہئے کہ پیدائش کے آغاز سے مال کی کو کھ میں تخلیق عمل کا آغاز ہوتے ہی مامتا اور اولاد کے درد کی نہ ٹوٹے والی ڈور اِر تفائی مراحل طے اولاد کے درد کی نہ ٹوٹے والی ڈور اِر تفائی مراحل طے کرتی چلی جاتی ہے۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ مال خود گیلے

بسر پر سوجاتی ہے اوراپنے جگرکے کلاوں کو لینی اپنی اولاد کوصاف خشک جگہ فراہم کرتی ہے۔اسی لئے تو جنت مال کے قدموں تلے رکھی گئی ہے۔

جنت کا تحفہ جس ماں کو دیا گیاوہ ہر لمحہ قربانی کی صلیب پر بخوشی چڑھ کر عظمتوں کے مینار کی سیڑھیاں طے کرتے کرتے اپنی خوشی اوراحساسات کو بالائے طاق رکھ کرشب وروز کی گنتی کا شار بھول جاتی ہے۔
اس ماں کے لئے صرف ایک دن کیوں؟

جومال اپنی زندگی اپنی اولاد کے لئے اپنی خوشیوں کافیمتی لباس اتار کر فرسودہ رواج کی آئی فی پوشاک زیب تن کر لیتی ہے۔وہ مال جو انگلی پکڑ کر چلنا سکھاتی ہے۔اپنے بچ کے ہر قدم پر خوشی کے سمندر میں بہہ جاتی ہے۔اس بچ کے روشن مستقل کے لئے جھولی بہہ جاتی ہے۔اس بچ کے روشن مستقل کے لئے جھولی بہہ جاتی ہے۔

پھراپنے لئے صرف اتن زندگی کی مہلت مانگتی ہے جس میں اس کی اولاداپنے مستقبل کی باندیوں پر پہنچ جائے۔ کوئی توبتائے کیائس ماں کی پوری زندگی کی خدمت کا اظہار صرف ایک دن ؟اگر کسی ماں کی نسل سنور جائے۔ اُس کی خدمت اپنی معراج کو پہنچ جائے تو عمومًا باپ کا فخر تصور کیا جاتا ہے۔

اگربد قتمتی سے وہی اولاداپے لئے تاریک راہوں پر بےراہ روی سے بنے غباروں والے جوتے پہن کرچلے اور سفر بھی کا نٹوں پر کرے تو نیتجاً وہ جوتے نوکیلی چُنجس سے نہ صرف بھٹ جائیں گے بلکہ دردکی میں روح تک جائر محسوس ہوگی۔اولادہاں کے دودھ

كا قرض بهى نەچكايائے گا۔

سوشل میڈیا کے موجو دہ دور میں پروان چڑھنے والی نسلوں کومیر اپیغام ہے کہ مال زمانہ قدیم کی ہویا موجودہ دور کی ،مال تومال ہے۔وہ مال جوایے فطری جذبے ، جوش جنون کی تیزر فقار گاڑی پر سوار مقابلہ ومسابقت کی فضاؤں کو چیرتی ہوئی خدااوراس کے رسول كى سنت پر عمل كرتى موئى تكليفون اور مصيبتون كوياؤن تلے روندتی ہوئی شب وروز کی مسافتوں کو بخو شی طے کرتی ہوئی اپنے مقصد میں مگن ہے۔الیی ماں کو میر اسلام۔ الی مائیں کل بھی عظیم تھیں جضوں نے نامور ادیب، عالم فاضل مستیول کوجنم دیااوراینے دودھ کے ساتھ خدااوررسول کی محبت کانور پلاتی رہیں۔الیی مائیں آج بھی عظیم ہیں کیونکہ ان کے اندر خدا کی صفات جلوہ گر ہیں ۔ مائیں اگر دنیاسے رخصت بھی ہو جائیں توخوشبو، نیکی، دعاؤں اور محبتوں کا ایک سحر چھوڑ جاتی ہیں۔ دنیا کی نظر میں مائیں اپناسفر طے کر کے چلی جاتی ہیں۔لیکن صبح کے اجالے میں، شام کے ملکجی اند هیرے میں، آنسوؤں میں، تہتوں میں، یادوں میں، باتوں میں دُ کھ میں شکھ میں ہر لمحہ ارد گر د موجو در ہتی ہیں۔ کیونکہ ان کی دعائیں ہر وقت فضامیں ہمارے چار سُو چھیلی ہوتی ہیں۔

وہ اپنے پیچے اپنے اصول و قواعدو ضوابط چھوڑ جاتی ہیں۔ اپنی زندگی میں اچھے اعمال سے گھروں کو جنت نظیر بناکر آئندہ نسلوں میں جذبہ محبت اور خدمت کاور ثد منتقل کر جاتی ہیں۔ اس لئے میر اپیغام ہے ان تمام ماؤں کے لئے جو آج ایک مثالی نمونہ بن کر نہ (بقیہ صفحہ 21 پر)

# آپ بیتی

## شيم الياس-ميپل

میں ایک اَن پڑھ عورت ہول مگر اللہ کے فضل و کرم سے قرآن مجید کالفظی ترجمہ مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ قرآن مجيد كااردوترجمه سابق صدر لجنه اماء الله كينيرا محترمه امته الرفيق ظفر صاحبے يرمها۔الله تعالی أنہیں جزائے خیر دے (آمین)محرمہ آیاطاہرہ صدیقہ صاحبہ سے تجویدسے قرآن مجید پڑھا۔ دُعاہے کہ خداتعالیٰ اُن کو بھی اِس آسانی نُور کو پھیلانے کی جزادے (آمین) میں نے قرآن مجید کانتیسوال یارہ، سورۃ کہف، سورۃ کیلین اور سورة ملك بچين ميں حفظ كى تھى۔اس كے بعد جب ميں ربوه آئي توحضرت خليفة المسيح الثالث ي فرمان "سورة بقره کی ستره آیات اور تیسوال پاره مر داور مستورات یاد كريں" كے مطابق ميں نے حكم كى تعميل كى۔سورة بقرہ کے دونوں رکوع حفظ کئے اور بارہ تیس کی دہر ائی کی۔ اب خداکے فضل سے قصیدہ کے ستر اشعار حفظ کئے ہیں قرآن مجيد كي دعائيه آيات جورَبَّنَا، رَبِّ اور اَللُّهُ مَّ سے شروع ہوتی ہیں تقریباً حفظ کر لی ہیں۔ اب میں اپنی زندگی کی مخضر آپ بیتی لکھ رہی ہوں۔ میری پیدائش اہل حدیث گھرانے میں ہوئی۔سب سے پہلے میرے محرم مامول جان چوہدری غلام محی الدین صاحب مرحوم نے احمدیت قبول کی۔بعد میں انہوں نے میری والده مرحومه کواحمدی کیاجو که اُن کی اکلوتی بہن تھیں۔میری والدہ احمدیت قبول کرنے کے دوسال بعدوفات یا گئیں۔میری والدہ کاخیال تھا کہ میں ایخ بڑے بھائی کے الرکے سے اپنی کسی لڑکی کار شتہ کروں

مرحوم كا آليس مين اچھاسلوك تھاميري والده كي وفات کے بعد میر ارشتہ میرے مامول کے بیٹے سے جو گیا۔ چھوٹی عمر میں میری شادی ہو گئی <u>195</u>1 میں۔ جب ہم دونوں بہنوں کی شادی کی تاریخ مقرر ہوئی توجامعہ رشیرہ ساہیوال کے ملاؤں کو پہتہ چلا۔ چک A-5/77 کانمبر دارا پنی ایک بیٹی کی شادی مرزائیوں کے گھر کررہا ب تووہ اکشے ہوکر ہمارے گر آگئے۔انہوں نے کہا چوہدری صاحب ہے ظلم نہ کریں، لڑکی کاگلہ کاٹ کر دریامیں بھینک دیں گرایبانہ کریں۔میرے والد مرحوم نے یہ جواب دیا آپ یہی سمجھ لیس کہ میں نے اسے دریامیں بھینک دیا۔ مگرمیر ااصول ہے میں جو قول کرتا ہوں اس کوبدلتانہیں۔ہارے گھرکے ساتھ ہی دیوان خانه تفا- ہم ساری باتیں بر آمدہ میں بیٹھی سن رہی تھیں۔ شادی کے دس سال تک میں احمدی نہ ہوئی دل میں معجھتی رہی میرے باپ نے میری بہت اچھی اور یا کیزہ تربیت کی ہے۔ احمدیت میں کوئی نئی بات تومیں ویکھتی نہیں ہوں۔ہمارے باپ مرحوم نے بچین میں ہی ہم یا پنج بهن بھائیوں کو قر آن مجید پڑھایا۔ نماز پڑھائی اور پچ بولنے کی تلقین کی۔اور پر دہ کا بہت خیال ر کھا۔ قصہ مختصر، جب میری شادی ہوگئی میرے ماموں بڑے

پیارے مجھے تبلیغ کرتے مگر مجھ بیو قوف پر کوئی اثر نہ

ہو تا<u>۔ 62</u> میں میری بیٹی عطیہ میری گود میں تقریباً دو

تین ماہ کی ہو گی۔رمضان السبارک کا مہینہ تھا۔میرے

میاں کو والد مرحوم نے کسی کام کیلئے ساہیوال بلایا۔وہ

بھی گھر پر نہیں تھے۔ماموں مرحوم نے فرمایا کہ آج ربوہ

سے مبلغ صاحب آرہے ہیں۔وہ رات کے وقت تبلیغی نشست رکھیں گے۔تم ساری عور تیں ایک کمرے میں بیٹے جانا ہم سارے مر د دوسرے کمرے میں بیٹے جائیں گے۔مولوی صاحب کی تقریر کامجھ پر گہر ااثر ہوا۔ میں نے ماموں محترم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ میری بیعت کے فارم پر کریں میں دستخط کر دول گی۔مامول جان نے فارم پُر کیا، میں نے دستخط کر دیئے۔ دوسرے دن شیطان نے مجھ ناچیز پر غلبہ کیا اور میرے دماغ میں فتور آگیا۔ میں نے سوچا کہ جو کچھ بھی میں نے کیاہے۔ غلط کیا ہے۔ میں پریشان ہونے لگی۔ر مضان المبارک کا تیسرا عشرہ اور 23 وال روزہ تھا۔دن کے وقت میں قرآن مجیدنہ پڑھ سکی۔رات کو نمازِ عشاء میں نے اینے کرے میں پڑھی پھر میں نے سوچاکہ قرآن مجید کی تلاوت کرلوں۔ میں اپنے بستر کے پاس بیٹھی تلاوت کر رہی تھی۔شاید میں نے ایک رکوع پا کچھ زیادہ پڑھ لیا ہوگا۔ کہ مجھے بہت گہری نیند آگئی اور میں کھلے قرآن مجید پر سر ر کھ کر سو گئے۔خواب میں دیکھتی ہوں۔جس جگه میں نماز پڑھ رہی تھی اُسی جائے نماز پرجب میں التّحيَّاتُ يِرْ هِي مِول مير ب سامنے ايك بہت ہى نوراني شخصیت، جس کے سر پر مغل بادشاہوں جیسا تاج ہے اور ایک ہاتھ میں ایک لیپ ہے جس کی روشی بہت تیز ہے۔وہ کلمہ پڑھتے ہیں لا الہ الا الہ محمد رسول اللہ۔ میں سلام پھیر کر انہیں عرض کرتی ہوں کہ مجھے کلمہ آتاہے آپ مجھے بتائیں لوگ کہتے ہیں امام مہدی آگیا ہے (بقيه صفحه 21 پر)

گی۔میرے محرم والد مرحوم اور میرے محرم مامول

# رشتےلہحۂ فکریہ

## عطیه وسیم --- بیری

جنت کی چابی ماؤں کے ہاتھ میں ہے اوراس حدیث کا کوڈ تقویٰ اوراعمال صالحہ ہے۔

آجکل جس قسم کے حالات رشتوں میں بن رہے ہیں ۔ ان کے بارے میں کچھ لکھناچاہتی ہوں۔ قریباً ہر گھر میں اللہ تعالی نے سب کو اولا دسے نو از اہو تاہے۔ بیٹیاں جو ہر گھر میں رحت ہوتی ہیں۔وہ رحمت اور بر کتیں لے کرہی دو سرے گھر میں جاتی ہیں۔ہر ماں باپ کی کوشش ہوتی ہے کہ ہم پکی کی تربیت ہر لحاظ سے اچھی کر سکیں اور آگے جاکر بھی دو سرے گھر والوں اور خاندان کے لئے رحمت اور بابر کت کا سبب بنے اچھی اور نیک نسل کیدا کرے۔

بلکہ جب پی پیداہوتی ہے تب سے ہی اُسکے نیک نصیب ہونے کی دعاکرتے ہیں گرجب لڑکوں کی مائیں رشتہ ڈھونڈنے کے لئے لگاتی ہیں یاوہ کسی رشتہ ناطہ والے سے بات کرتی ہیں تو وہ اپنے دماغ میں ایک خاکہ بنالیتی ہیں جس سے وہ ایک سینٹی میٹر بھی چیچے نہیں ہلتیں اور دنیا کی خوبصورت لڑکی کے بارے میں سوچنا شروع کر دیتی ہیں وہ جس گھر میں بھی جاتی ہیں لمباقد، گورارنگ، بہت سارث، اور عرگیارہ سے ہیں سال کی لڑکیوں کو ترجیح دیتی ہیں۔ تعلیم بھی زیادہ ہو اگر تی کارنگ تھوڑا ساسانولہ ہو گر قد انشر ویوہ تاہے۔ اگر بی کارنگ تھوڑا ساسانولہ ہو گر قد مناسب ہو تواگر چہ بی سیرت کی کتنی ہی اچھی ہووہ بھی نامنظور کر دی جاتی ہے۔

انٹر ویویس پہلاسوال عموماً لڑی یااس کے والدین سے یونیورسٹی کی پڑھائی کے لئے قرض لئنے جانے پر ہوتا ہے کہ اگر تہیں توکیسے کہ اگر تہیں توکیسے اداکر دیاہے اگر تہیں توکیسے اداکرنا ہے۔ ہمارے بیٹے کے اوپر توپہلے ہی بہت ذمہ داریاں ہیں وہ توادا تہیں کرسکتا۔وغیرہ۔

دوسر اسوال یہ ہو تاہے کہ تنہیں کھانا پکانا آتاہے اگر نہیں آتا توسیکھ لو۔ آخر کار گھر چلاناہے۔

بعض لڑ کے والے یہ کہتے ہیں کہ لڑکا یو نیورسٹی
کا گر یجو ئیٹ ہے تولڑ کی بھی یو نیورسٹی کی گر یجو ئیٹ ہوئی
چاہئے۔ بہت ساری مائیں یہ کہتی ہیں کہ کالج کی تعلیم کوئی
معنے نہیں رکھتی۔ بہت ساری مائیں جب کوئی رشتہ دیکھنے
جاتی ہیں تولڑ کوں کوساتھ لے کر جاتی ہیں۔ جیسا کہ ونڈو
شاپنگ کرتی ہیں۔ یعنی مناسب موقعہ جان کر گھر والوں کو
لڑکا، لڑکی کے اکیلے میں بات کرنے کی اجازت لیتی ہیں اور
جب دوچاردن بعد لڑکی کی ماں پوچھتی ہے تو پھر ابھی فیصلہ
نہیں کیا یا خواب اچھی نہیں آئی استخارہ کیا تھاجو اچھا نہیں
نکلا جیسے ملے مجلے جواب دیتی ہیں۔

اسی طرح بعض لڑکیاں جب بہت زیادہ ایجو کیشن کے لیتی ہیں اس میں مسائل جنم لیتے ہیں توماں باپ ان کے لئے اتنائی پڑھا کھاڈھونڈتے ہیں اس طرح ڈھونڈتے اللہ دھونڈتے لڑکی کی عمر گزر جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسے الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز جب کینیڈا کے دورہ پر 2012 میں تشریف لائے شے اُس وقت آپ کی یونیور سٹی کی طالبات سے میٹنگ تھی اُس میں حضور نے بہی کہا تھا کہ جب بھی آپ کو کوئی مناسب رشتہ ملے تا آپ شادی کر جب بھی آپ کو کوئی مناسب رشتہ ملے تا آپ شادی کر لیس پڑھائی آپ بعد میں جاری رکھ سکتی ہیں اگر آپ کی خاوندا جازت دے۔ تعلیم بچوں کی تربیت کے لئے بہت خوری ہے۔

ہمارے بہت سارے بیج اور پیاں جو کینیڈ ا، امریکہ ،
آسٹر بلیا، جر منی، سیلجیم، ناروے جیسے ملکوں میں پید اہوئ بیں یابہت دیرسے ان ملکوں میں رہ رہے ہیں۔ ان ملکوں کے ماحول میں ہم آجنگی اختیار کر بیکے ہیں۔ جس کی وجہ سے پاکستانی احمدی لڑکے احمدی لڑکیوں سے شادی نہیں کرنا

چاہتے کیونکہ اُن کی پرورش کا ماحول مختلف لگتاہے۔

بہت سے اُڑے پاکستان سے باہر آنے کے لالج میں رشتہ کر لیتے ہیں اور یہاں آکروہ بالکل بدل جاتے ہیں ان کی سب سے بڑی مشکل یہ ہوتی ہے کہ تم نے پتلون یا پینٹ کیوں پہن رکھی ہے۔نہ صرف کپڑوں پراعتراض بلکہ باہر آنے جانے پر بھی اعتراض ہو تاہے۔اور پھر جب لڑکے کے والدین آتے ہیں توان کو بہو کی ہر بات پر اعتراض ہو تاہے۔

رشتہ کرتے وقت کہاجاتا ہے کہ آپ فکرنہ کریں ہمارا خاندان توسب سے بہت پیار کرنے والا ہے اگر پکی کو کھانا پکانا نہیں آتا توہم سیکھالیں گے اور جب وہ اُس گھر میں آجاتی ہے تو پھراُسے پر کھنے کیلئے جتن کرنا شروع کردیئے جاتے ہیں۔ بیٹاگھر میں جب آتا ہے تو گھر والے لڑی کے متعلق عجیب و غریب معاملات اُسکے سامنے پیش کردیئے ہیں اور پکی کی زندگی ایک عذاب بنادیئے ہیں ان کے ذہن میں ایک ہی زندگی ایک عذاب بنادیئے ہیں ان کے ذہن میں ایک ہی بات ہوتی ہے کہ اِن ملکوں میں پلنے کے والی بچیوں کو پچھ نہیں آتا۔ کبھی کھار outing کرنے یا کہ باہر کھانے میں کوئی حرج نہیں ۔ساس کو بھی چاہئے کہ باہر کھانے میں کوئی حرج نہیں ۔ساس کو بھی چاہئے کہ دیکھانے ہیں او قات پٹی کو outing کے لئے خود بھوائے گر باہر جانا کو تھانے ہیں او قات بٹی کو میاں بیوی کا اکشے اٹھنا بیٹھنا، باہر جانا دیکھانے گیار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

کتے ہیں مر داگر پھول ہے توعورت اس کی خوشبو ہے آج کل کے tense میں اور گھر کے tense ماحول میں اور گھر کے tense ماحول میں بھی اضافہ ہورہاہے اگر میاں بیوی کسی بیاری کی وجہ سے پریشان ہیں توان کوایک دوسرے کاخیال رکھناچاہئے۔ اپنی اعلی ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے پیارو محبت کی فضا پیدا کرنی

ستمبر تاد سمبر 2015ء

(بقيه از صفحہ 20)

چاہیے۔ کیونکہ Education is not only چاہیے۔ کیونکہ پکی information but formation کیونکہ پکی اور محل اور پچ کی تعلیم اس سے تقاضا کرتی ہے کہ موقع اور محل کے مطابق عمل کرے۔ بہت سارے پچے ماں کے حکم کے تابعدار ہوتے ہیں ماں باپ کی عزت ضرور کرنی چاہیئے مگر ہوی کے حقوق کا بھی خیال رکھنا چاہیئے بلکہ ایک

اور قباحت جو آہتہ آہتہ ہمارے معاشرے کاحصہ بن گئی ہے اور جس کی وجہ سے لڑکے اور لڑکی کے نزدیک ساس سسر کی قدرو منزلت اور عزت میں فرق آگیاہے وہ امی اباکے الفاظ کاروائ کے الفاظ کاروائ کی اباکے الفاظ کاروائ کی اور لڑکاساس کوائی اور سسر کوابا کہے۔ حضرت خلیفۃ المسے الاول فرماتے ہیں" تم میں جو نقص ہیں ان کی اصلاح کرو۔ عور توں سے جن کاسلوک اچھانہیں،

قر آن کے خلاف ہے وہ خصوصیت سے توجہ کریں"۔ ( 15اکتوبر1909، خطبات نور صغہ 422)

"اور بیو یول کے ساتھ احسان کیساتھ پیش آؤ۔ بیوی پچول کے جننے اور پالنے میں سخت تکلیف اٹھاتی ہے مرد کواس کا ہز اروال حصہ بھی اس بارے میں تکلیف نہیں۔ اُن کے حقوق کی نگہداشت کرو۔۔۔اُن کے قصوروں سے چیثم پوشی کرو۔اللہ تعالی بہتر سے بہتر بدلہ دے گا"۔

(9جون 1911 خطبات نور صفحه 499)

#### (بقيه از صفحه 19 )

راستہ سچاہے وہ ہاتھ کی انگلی اٹھا کر فرماتے ہیں خدا کی قشم بالکل سچ ہے تین دفعہ کہہ کروہ میرے آگے سے چل پڑتے ہیں۔ میں اُن کو چیچے سے دیکھ رہی ہوں۔ہارے گھر کا پکن مکان سے علیحدہ تھااس کے ساتھ لکڑی کی سیر ھی تھی۔سیر ھی پر چڑھتے ہی کچن کی چپنی پر جا کرغائب ہو گئے۔میری آنکھ کھل گئی۔میں نے قرآن مجید بند کیااور بستر پرلیٹ گئی۔ پسینہ اس قدرآیا کہ میرے کپڑے ہمیگ گئے۔اور ہائے کی آواز منہ سے نکل گئی۔اُس کمرے میں اُسی جائے نماز پر میری چھوٹی نند فضیلت مرحومہ نماز پڑھ رہی تھی۔وہ بہت دُعا گو تھی۔اس نے نماز ختم کر کے مجھے یو چھا ہاجی آپ نے ہائے کی ہے کیابات ہے میں نے کہا مجھے خواب آیا ہے میں آپ کو بتاتی ہوں آپ لکھتی جائیں۔وہ کہنے لگی آپ مجھے بتائیں میں یا در کھوں گی میں نہیں بھولتی۔ میں نے ساری خواب اس کو بتادی۔ صبح کے وقت اس نے ماموں جان کو منادی۔ انہوں نے مجھے یو چھاجب بیعت کرلی تھی بعد میں دل میں کوئی وہم پید اہوا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے تواس کے غم سے کھانا بھی کم کھایاتھا۔ محرّم مامول مرحوم بہت خوش ہوئے اور میرے لئے دعا کی۔اس کے بعد میں والد صاحب کے پاس گئی ان کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے بیعت کرلی ہے اور احمدی ہوگئی ہوں اور اپنی خواب بھی سنائی اور عرض کیا کہ میں نے آپ کے مذہب کودس سال مضبوطی سے پکڑے ر کھاکیونکہ آپنے میری اچھی تربیت کی تھی۔ مگر میرے قادر خدانے مجھے اب بتایاہے کہ امام مہدی آگیاہے۔بدراستہ سچاہے۔میرابد خیال ہے آگی مرضی ہے آپ مانیں یانہیں گر مجھ پر اعتراض نہ کریں کہ تم نے غلط کیا ہے۔میری ساری باتیں من کر والد صاحب خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد مجھے کہنے لگے کہ آپکی مرضی آپنے اپنے لئے جو کچھ کیا ٹھیک کیا ہو گا۔میرے والد صاحب اب وفات یا گئے ہیں میرے بہن بھائیوں میں کوئی بھی احمد ی نہیں ہوا۔ آپ سب میرے ان بہن بھائیوں کے حق میں دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُ کُلواس نور کو سجھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ آپ میرے لئے دعاکریں کہ اللہ تعالیٰ اس عاجز کنیز کو مزید پڑھنے لکھنے کی توفیق عطافرمائے اور جو گناہ مجھ سے ہوئے ہیں خدااحمدیت قبول کرنے کی بدولت بخش دے اور میری نجات فرمائے۔ (آمین)

#### گهریلونسخے

- 1. انگور کاجوس مائیگرین کے درد کو دور کرنے میں مدد کر تاہے۔
- . Pimple پر(Listerine لگانے سے دانہ ختم ہو جاتا) ہے۔
- .َ. ایک دن میں Green Tea کے پانچ کپ پیٹ کے گر دچر بی زائل کرنے میں مد د دیتے ہیں۔
- 4. شہد، کیموں کا رس اور زیتون کا تیل ایک ایک چچ آدھے گلاس پانی میں حل کرلیں اور نہار منہ پی لیں۔ یہ نسخہ گر دے میں پھری کو زائل کرنے میں مدودیتا
  - میتھی کی سبزی بناکر کھائیں کمر کا در د غائب ہو جائے گا۔
    - 6. چھوہارے کھانے سے بھی کر کا درد دور ہو جاتا ہے۔
- فریزر نے نکلے ہوئے سالن کو براوراست چو لیے پر گرم نہ کریں۔ بڑی پٹیلی میں ایک پیالی پاؤ گرم کریں اور اس میں فریزر سے ٹکلا ہو ابر تن رکھ کر ڈھانپ دایں کھانے کازا لقہ اصلی حالت میں بر قرار رھے گا۔
- جے ہوئے گوشت کو فوری بگھلانے کے لیے اسے نمک ملے پانی میں کھگودیں۔ گوشت بگھل جائے گا۔ اب اسے سادہ پانی سے دھو لیں۔ گوشت بکانے کے لیے چند منٹوں میں تیارہے۔

#### (بقيه از صفحہ 18)

صرف معاشرہ کو بہترین اولاد کی صورت میں ابدی تحفہ دے سکتی ہیں بلکہ رہتی دنیا تک اصول پسند حکمر ان طبقے کو ایک سبق دے سکتی ہیں کہ محبت اور خدمت، صبر و مخل، عاجزی اور یثارہ دلوں کو فٹح کرنا سیکھو۔
ایک فرد کسی بھی قوم کے لئے بنیادی اینٹ کاکام دیتا ہے۔اس کی تربیت میں اگر کمی رہ گئی تو عمارت کی تبحیل میں بھی نقص رہ جائے گا۔بات سوچنے میں اگر کمی رہ گئی تو عمارت کی تبحیل میں بھی نقص رہ جائے گا۔بات سوچنے کی ہے۔

## بيامىوالده

### (نه بهولنے والاوجود)

### ثميينه نواز\_\_ دينكوور

آج میں جس ہستی کا ذکر کر رہی ہوں وہ بہت ہی بیاری ہستی جس کا خیال آتے ہی آ تکھوں سے آنسورواں ہو جاتے ہیں اور دل کی گہر ائیوں سے بے شار دعائیں نکلتی ہیں۔ یہ وجو د میری والدہ محترمہ کا تھاجو ہمارے سب بہن بھائیوں کے لیے دعاؤں کا خزانہ تھیں، جن کے قدموں تلے جنت تقی۔میری پیاری اتی جان محترمہ خورشید بی بی باجوہ صاحب13مارچ1928ء كوچك434 جبنزد كوجره ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ ایک سفید پوش سنّی گھرانے میں پیدا ہوئیں جو میرے اتا جان چوہدری محمد نواز باجوہ کے نھیال تھے۔ آپ محض خدا تعالیٰ کے نضل سے 5 / 1 حستہ کی موصیہ تھیں اور اپنی زندگی میں حصتہ جائیداد اداکر کے خوش تھیں۔ بیارے حضور ایدہ الله تعالی بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مور خد 20مارچ 3ر102 کو ان کا جنازہ غائب يرمها\_الحمدللد\_بونت وفات كماري 1<u>3 2 2 9</u>مر 85 سال تقى - إِنَّا يِلْهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونُ - كُونَي عُرصه دوہفتہ ہیپتال میں زیرِ علاج رہیں۔ ہیپتال جانے تک ایخ سارے کام خود کر لیتی تھیں۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے محتاجی سے بچی رہیں۔الحمد للد۔

اقی جان نہایت نیک فطرت، حلیم الطبع، قناعت پہنداور صابر وشاکر طبیعت کی مالک تھیں۔ پاپنچ وقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزاراور مالی قربانی میں بھی ایک مقام تھا۔ مسجد فنڈ کا ماہوار وعدہ عرصہ درازسے کر رکھا تھا جس کی اوائیگی میں بھی ناغہ نہیں کیا۔ اللہ تعالی قبول فرمائے۔ اتی جان تلاوت قرآن پاک بہت کرتی تھیں۔ 80 سال کی عمر تک رمضان المبارک کے روزے پابندی سے رکھے۔ ان دنوں گھرسے باہر نہ جاتیں کہ پھر عبادت میں کی آ جائے گی۔ رمضان المبارک میں اعتکاف با قاعد گی سے بیٹے تیں۔

عزیز رشتہ داروں اور غرباء کی ضرورت کو پورا کرنے کی پوری کوشش کرتیں اور حسبِ توفیق ادائیگی کرکے خوش ہوتیں۔

ائی جان کی زندگی میں کئی چھوٹی بڑی مشکلات آئیں لیکن دعاؤں اور صبر کے ساتھ اُس کا دامن کپڑے رکھااور بڑی حوصلہ افزائی سے اُن حالات کا مقابلہ کیا اور بچیوں کو بھی صبر کی تلقین کرتی رہیں ۔ دعاؤں کی بھی یاد دہائی کراتی تھیں۔ تکبر اور حسد طبیعت میں نہ تھا اور دعاؤں پہ یقین کا مل تھا۔ جب بھی بیار ہو جاتیں تو قر آن پاک سے ہی اُس کی شفا تلاش کرتیں۔ حضرت خلیفۃ المسے الرابع کے ہومیو کی شفا تلاش کرتیں۔ حضرت خلیفۃ المسے الرابع کے ہومیو پیتھی علاج پریقین رکھتی تھیں۔

ہمیشہ غریبوں کا بہت خیال رکھتیں اور حسبِ حال امداد
کر تیں اور دعائیں بھی کر تیں۔جب کسی عزیز کی بیاری یا
وفات کا پیۃ چلتا توخواہش ہوتی کہ فوراً اس دکھ میں شریک
ہوں اور پچوں کو بھی ایبا کرنے کی تاکید کر تیں۔ہر کسی
سے محبت وپیاد کارشتہ اپنی ساری زندگی میں رکھا۔ ناراضگی
سے بچنے کی کوشش کی اور کبھی بھی ایباموقع نہ دیتیں۔ہم
بیح سب گواہ ہیں کہ ہم نے دونوں کو کبھی لڑتے جھگڑتے
نہیں دیکھا۔

ائی جان کی محبت کا ہر کسی سے پیار و خوش اخلاقی کا ثبوت
اس بات سے بھی ملتا ہے کہ ان کی وفات پر سب آنے
والوں یابذریعہ فون تعزیت کرنے والوں کے بیہ الفاظ سب
کے متھے کہ مجھ سے ان کا بڑا پیار تھا اور ہر طرف سے نیک
گوائی کی اطلاع ملی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سابیہ میں
ڈھانپ لے اور راضی ہو جائے۔ گھر پر آنے والے
مہمانوں سے خوش ہو تیں اور اظہار کر تیں کہ مہمان کی
گھر پر آ مہ خدا تعالیٰ کی رحمت ہے۔ ان کا آنا تو خوش قسمتی

-4

ائی جان توایک شفیق مال تھیں۔ ہم سب بہن بھائیوں سے

یسال پیار تھا۔ ہمارے اتا جان سے بھی بے حد پیار واحر ام

رکھتیں۔ ہم نے ہمیشہ انھیں اتا ہی کا خاص خیال رکھتے

دیکھا۔ اس طرح ان کی جدائی سے اتا جان نڈھال ہیں۔
صبر کے ساتھ ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تاکید کرتے ہیں
اور خود بھی بہت دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی
صحت والی زندگی دے۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے

ہماعتی ڈیوٹی بھی دے رہے ہیں۔

اقی جان کی جدائی کا وقت عصر کے قریب تھا۔ میں اور بڑا بھائی شوکت نوازان کے پاس ہپتال میں موجود ہے تو محرصہ پانچ چھروزے خاموش پڑی تھیں تواچانک آئکھیں کو صد پانچ چھروزے خاموش پڑی تھیں تواچانک آئکھیں کو لیں اور ہاتھوں سے گلے طنے کا اشارہ کیا۔ ہم دونوں سے باری باری ملا قات کی اور کر آلئة اِلَّہ اللّٰه پڑھا اور اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ اِنَّا یلّٰہ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعون اللہ تعالیٰ بیاری ہو گئیں۔ اِنَّا یلّٰہ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعون اللہ تعالیٰ ان کو جو ار رحت میں اعلیٰ مقام دے۔ ان کی گزری زندگی پہر جس قدر بھی لکھا جائے کم ہے۔ ان کی نیکیوں کو مشعل راہ بنائے اور ہم سب بچوں اور عزیز و اقارب کو دعائے مغفرت کی تو فیق دیتارہے۔ خدا کرے کہ ایسانی ہو۔ مغفرت کی تو فیق دیتارہے۔ خدا کرے کہ ایسانی ہو۔ باوصائے جمونکو میر اپیغام دینا

اتی سے جاکے میر اسلام کہنا

## ميرےوالد

### چوہدری محراحرصاحب شہید

#### رضوانه احمر —صدر لجنه اماءالله لوئيرٌ منسٹر

28 من 0 102ء کو ہونے والا سانحہ لاہور بہت سے گھر انوں کی زندگیوں کے دھارے بدل گیا۔ اس سانحہ میں لاہور کی دوبڑی احمدی مساجد بیت النور ماڈل ٹائن اور دار لذکر گڑھی شاہو پر جمعہ کے وقت دہشت گر دوں نے حملہ کر دیا اور اندھاؤھند فائرنگ کر کے بہت سے بے گناہ نمازیوں کو زخمی اور شہید کر دیا۔ یہ ایک ایساسانحہ ہے جو احمدیت کی تاریخ میں کہمی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اسی دن میرے والدصاحب نے بیت النور ماڈل ٹاؤن پر ہونے دن میرے والدصاحب نے بیت النور ماڈل ٹاؤن پر ہونے والے خود کش حملہ میں جام شہادت نوش کیا اور اپنے خالق والے خود کش حملہ میں جام شہادت نوش کیا اور اپنے خالق حقیق سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خاندانی پس منظر

میرے اتاجان تیسری نسل سے پیدائش احمدی ہے۔ آپ

ادادا چوہدری فضل داد صاحب نے 96 – 1895ء میں

قادیان جاکر حضرت میے موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے

سلسلہ احمد پیمیں شمولیت اختیار کی۔ آپ کے بیعت کر نے

کا واقعہ بھی ایمان افروز ہے کہ حق کے متلاشیوں کو

اللہ تعالی مالی س نہیں کر تا اور اپنے کیے ہوئے وعدہ کے

مطابق ضرور راہ دکھا تاہے اور بیہ تلاش آپ کو قادیان لے

مطابق ضرور راہ دکھا تاہے اور بیہ تلاش آپ کو قادیان لے

می آپ ایک مخلص احمدی سے اور اپنی تبلیفی کو ششوں

می آپ ایک مخلص احمدی سے اور اپنی تبلیفی کو ششوں

می آپ ایک مخلص احمدی سے اور اپنی تبلیفی کو ششوں

ما بیا 40 افراد کو سلسلہ احمد بید میں داخل کرنے میں

کامیاب ہو سکے۔ آپ نے اپنے بڑے بیٹے لیونی میرے دادا

وقف کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی مالی اور جسمانی خد مت کے لیے

وقف کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی مالی اور جسمانی خد مت

میرے والد صاحب کرم محمد احمد صاحب ولد ڈاکٹر نور احمد صاحب نومبر <u>1928ء</u> میں پیدا ہوئے۔ آپ کے نام رکھ جانے کا واقعہ شاید اُس وقت تو نہیں مگر اب ضرور بہت معنی

اپنے اندر رکھتا ہے۔ میرے والد صاحب بڑوال بھائی سے سے۔ آپ دونوں کے ناموں کے لیے حضرت خلیفۃ المسے الثانی مر زابشیر الدین محمود احمد صاحب سے درخواست کی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ جو طاقتور ہو اُس کانام محمد احمد رکھواور دوسرے بھائی کانام منیر احمد رکھو۔ چنانچہ ابنا جان کانام محمد احمد رکھا گیا ہو چند سال پہلے وفات پا بچکے ہیں۔ آنے والے ماہ وسال حضرت سال پہلے وفات پا بچکے ہیں۔ آنے والے ماہ وسال حضرت خلیفۃ المسے الثانی مرزابشیر الدین محمود احمد صاحب کے الفاظ کی تائید کر گئے۔ آپ نے نہ صرف اپنی ایئر فورس کی تائید کر گئے۔ آپ نے نہ صرف اپنی ایئر فورس کی طاز مت کے دوران بہادری سے اپنی ذمہ داریوں کو پوراکیا بلکہ جاتے جاتے بھی اپنے فرض کو نظر انداز نہیں کیا۔ ابنا جان بمیشہ بڑی خوش اور فخر سے اِس بات کا ذکر کرتے ابنا جان بمیشہ بڑی خوش اور فخر سے اِس بات کا ذکر کرتے

اتا جان ہمیشہ بڑی خوشی اور فخرسے اِس بات کاذکر کرتے سے کہ میر ااور مر ذاطا ہر احمد صاحب کا من ولادت ایک ہی ہے۔ اسی نسبت سے آپ کو حضرت مر زاطا ہر احمد صاحب خلیفۃ المسے الرائع ہے خاص اُنسیت سے میں اور اکثر ربوہ جانے پر ان سے ملا قات ہوتی، بھی کھیل کے میدان میں اور بھی جلسہ پر۔ آپ کبڈی اور فٹ بال کے بہترین کھلاڑی سے آپ قومی فیم میں بھی شامل سے اور وورانِ ملازمت غیر ممالک کے دور سے بھی کیے۔ آپ پاکستان ایئر فورس کے ریٹائر ڈوارنٹ آفیسر اور ہر لحاظ سے آؤٹ سٹینڈنگ ڈیلومہ انجینئر سے آپ نے 24 سال تک سٹینڈنگ ڈیلومہ انجینئر سے آپ نے 24 سال تک کیا کتان ایئر فورس میں خدمات سر انجام دیں اور 1972 پاکستان ایئر فورس میں خدمات سر انجام دیں اور 1972 کرریٹائر کیا کرریٹائر کیا کہ مالوں میں موئے۔ آپ مالوں میں موئے۔ آپ مالوں میں دورانِ ملازمت کے لئے اور اس دوران مالوں میں حاصل کرنے کے لئے اور اس دوران

نہایت بہادری اور دیانت داری سے ایئر فورس کی سروس

میں اپنے فرائض سر انجام دیے۔ ہماری والدہ فرماتی ہیں کہ بے حد نڈر سے اور کسی بھی خطرے میں یوں پڑ جاتے کہ نتیجہ کی پرواہ نہیں۔ آپ نے 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں حصہ لیا۔ آپ کے ایئر فورس کے پر انے دوست شفیق صاحب بتاتے ہیں کہ 1965ء کی جنگ کے دوران یا کستان نے چین سے F6 فائٹر جہاز حاصل کر لیے جن پر میز ائل انسٹال کرنے کی جگہ نہ تھی۔ پاکستان ایئر فورس کی آرمامنك برائج كے انجيئرول نے سر توڑ كوشش كى كه میزائل انسٹال کرنے کی جگہ تلاش کی جائے گر سب کو ناکامی کا منه دیکھنا پڑا۔ چوہدری محمد احمد صاحب کو جو اس برانچ کے بہت ہی قابل ڈیلومہ انجینئر تھے، کوبوجہ احمد ی ہونے کے بلانا نہیں چاہتے تھے۔ آخر مجبوراً انھیں بلانا ہی پڑااور خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور حضرت مسیح موعودؓ کی دعاؤں سے انھوں نے آتے ہی جگہ کی نشان دہی کر دی۔ان کی نشان کر دہ جگہ پر میز ائل انسٹال کر دیا گیا اور ٹیسٹ فائزنگ کے دوران میز ائل اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک اپنے نشانے پر لگے۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسے الرالح ٹے فرمایا تھا کہ احمدی کو اپنے شعبہ میں ٹاپ پر ہونا چاہیے۔ سواللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم اپنے شعبہ میں ہمیشہ ٹاپ پر ہی رہے۔

آپ اللہ تعالی پر بہت اعتقاد رکھتے تھے۔ اپنی ہر مشکل پر اس سے دعا گو رہے۔ میری اٹی جان کہتی ہیں کہ میں پر بیثان ہوا کرتی تھی گر وہ یوں مطمئن ہوتے تھے کہ اُن کے کام کرنے والا کوئی اور ہے اور وہ ضرور کر دے گا۔ ایئر فورس سے ریٹائر منٹ پر بھی ایسا ہی ہوا۔ کسی جاب کی آفر نہیں آ رہی تھی۔ آپ گھبر ائے نہیں اور دُعا گو رہے۔ چنانچے ریٹائر منٹ سے صرف ایک دِن پہلے ہی سول ڈیفنس

کی طرف سے bomb disposal unit سے آپ کو پلاٹون کمانڈر کے عہدے کی پیش کش ہوئی جو آپ نے قبول کرلی۔اُس وقت یہ یونٹ نیا قائم ہوا تھا اور اتا جان کی توساری ٹریننگ ہی اس شعبہ میں تھی۔

اپنی ایئر فورس کی ملاز مت کے دوران بھی آپ نے ہمیشہ بڑی بر آت اور بہادری کا نمونہ پیش کیا۔ جب لاہور کے گر دونواح میں کوئی bomb کی خبر ملتی تو آپ کی ٹیم فوراً وہاں پینچتی اور جب کوئی بھی آگے ہونے کی ہمت نہ کر تا تو آپ پہل کرتے اور آپ کے پاس اپنی حفاظت کا انتظام بھی نہ ہو تا۔ ایک وفعہ میں نے اپنے اتبا جی سے پوچھا تو کہنے گئے بیٹاموت سے کیا ڈرنا۔ وہ تو اپنے وقت پر آئی ہی کہنے گئے بیٹاموت سے کیا ڈرنا۔ وہ تو اپنے وقت پر آئی ہی ہے۔ اسی ملاز مت کے دوران پیڈی اسلام آباد میں او جڑی کیمپ کا واقعہ ہوا جب میز ائل خود بخود چلنے لگ گئے تھے۔ تب بھی آپ اپنی ٹیم کے ہمراہ وہاں گئے اور ایک ہفتہ تک ہم گھر والوں کو آپ کی خبر نہ تھی کہ آپ ایک ہفتہ تک ہم گھر والوں کو آپ کی خبر نہ تھی کہ آپ کہاں ہیں۔

غرض کہ آپ کی پوری زندگی جر اُت اور بہادری کا مظہر تھی۔1974ء میں جب جماعت احمد یہ کی خالفت میں پاکستان میں ایک طوفان اٹھا ہوا تھا، اُس وقت ہم پاک کالونی لاہور میں کرائے کے مکان میں رہتے تھے۔ گھر کے سامنے والے حقے میں مالک مکان خود مقیم تھے جو سی مسلمان تھے۔ ایک دن وہ گھبر اے ہوئے اتا جان کے پاس آئے کہ ہماری مسجد میں سازش ہور بی ہوان کے پاس آئے کہ ہماری مسجد میں سازش ہور بی ہوان کے پاس آئے کہ ہماری مسجد میں سازش ہور بی ہولی اور جھے کہا گیا ہے کہ احمد یوں سے گھر خالی کر والو۔ اس لیے آپ گھر خالی کر دیں ورنہ وہ میر سے گھر کو آگ لگا دی ورنہ وہ میر سے گھر کو آگ لگا دی ہے۔ ابنا جان نے جو اب دیا اس سے پہلے آپ میر ایم پیغام اُن تک پہنچادیں۔ اُن سے جاکر صرف یہ کہہ دووہ ایک گھر جلائیں گے میں پوری کالونی اُڑا دوں گا۔ اللہ تعالی کے فضل سے اس کے بعد کوئی واقعہ نہ ہوا۔ اگر چہ اس کی مہر بانی سے اپنا گھر بنا نے تک ہم وہاں ہی رہے۔ کی مہر بانی سے اپنا گھر بنا نے تک ہم وہاں ہی رہے۔

اتا جان احمدیت کے سیتے شید انی سے ۔ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہوریس قائم ہونے والی مسجد بیت التوحید کے لیے جگہ بھی آپ نے قیمت خرید پر پیش کی۔

پھر مسجد کی تغمیر اور حفاظت میں بھی بھریور حصہ لیا۔ بیہ غالباً78 -1977ء کی بات ہے۔میرے بھائی کی عمراُس وقت آٹھ یانو سال ہو گی۔اُن دنوں مسجد کی تغمیر کا کام چل رہا تھا۔میرے بھائی رضوان احمد اس واقعہ کو یاد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک دن جب بعد از مغرب تمام نمازی چلے گئے، ابا جان کسی خادم سے بات کر رہے تصاور میں بھی وہال موجود تھا۔اجانک ۲۵، ۲ سفیر احمدی اہل محلّہ کچھ شرپیندوں کی قیادت میں ہماری مسجد كومسار كرنے كے ليے آگئے۔ان كے شور كوس كر اتا جان ہمیں لے کر باہر فکلے۔اُن شر پہندوں کو مسجد کے دروازے پر روک لیا۔ دس پندرہ منٹ تک اتبا جان اور اُن شر پیندوں کے در میان بحث ہوتی رہی۔ پھر وہ نوجوان اشتعال مين آگئے اور نازيباكلمات اور گالي گلوچ پراتر آئے۔اس وقت کم عمری کے باعث مجھے جوخوف محسوس ہوا وہ آج تک نہیں بھول سکا۔لگ رہا تھا کہ وہ لوگ مسجد کو مسمار کر کے ہی جائیں گے۔اس وقت اتا جان نے کمال جرأت سے سب سے آگے والے نوجوانوں کو گریبان سے پکڑ لیا اور تین چار فٹ چیھے ت پینک دیا۔ اتا جان کی آواز میں جو گرج تھی سب لوگ ڈر گئے۔باتی نوجوانوں کو بھی ہمت نہ ہوئی کہ وہ قدم آگے بڑھاتے۔اس کے بعد وہ کچھ دیر شور میا کر اور دوبارہ آنے کی دھمکی دے کر چلے گئے۔اللہ تعالیٰ نے محض اینے فضل سے اتا جان کو مسجد کی حفاظت کی توفیق

ہمارے اتا جان بے حد نڈر تھے اور کسی خطرے میں یوں پڑ جاتے تھے۔جسمانی پڑ جاتے تھے۔جسمانی طاقت اور ایئر فورس کی ٹریننگ بھی تھی۔ آپ کی گرفت سے نکلنا تقریباً نا ممکن تھا۔

ذاتی اوصاف

مسجد، نماز، جماعت سے لگاؤ، سادگی، قناعت پہندی اور پچوں سے بیار آپ کی شخصیت کے نمایاں پہلو تھے۔ ایئر فورس کی ملاز مت کے دوران ہر سال دو سال بعد ٹرانسفر ہو جایا کرتی تھی۔ کراچی اور سرگو دھامیں تعیناتی کے دوران مغرب اور عشاء کی نماز احمدی احباب ہمارے

ہی گھر اکٹھاہو کر اداکرتے تھے۔ہماری بڑی بابی کہتی ہیں کہ ساتھ ہی ہمیں بھی تاکید ہوتی تھی کہ ہم بھی چیچے کھڑے ہو کر نماز اداکریں۔گوہم چھوٹے تھے مگر ناغہ نہ کرنے دیتے تھے۔یوں ہمیں با قاعد گی سے نمازیں ادا کرنے کی عادت پڑی۔

خود یا فیج وقت کے نمازی اور تبجد گزار تھے۔ہم نے ہمیشہ انھیں فجر،مغرب اور عشاء کی نماز خاص طور پر مسجد میں جاکر اداکرتے دیکھا۔ تبجد اداکرنے کا بیاعالم تھا کہ بغیر الارم کلاک کے تین بجے اٹھ جایا کرتے تھے اور کئی دفعہ ہم نے انھیں گڑ گڑا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے سنا۔ کئی د فعہ میں جب رات کو اٹھتی اور دیکھتی کہ اتا جان اتنی گریہ وزاری سے اپنے بچوں کے لیے دعا کر رہے ہیں تو حیران ہوتی کہ کیا یہ تھکتے نہیں ہیں۔ اور بیر اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ان یر رہاہے کہ ایئر فورس سے ریٹائر ہونے کے بعد جب آصف بلاك اقبال ٹاؤن لاہور اور پھر جوہر ٹاؤن لاہور میں مستقل رہائش کاموقع ملاتوساتھ ہی وہاں پر مسجدوں کی تکہداشت اور تعمیر کا موقع بھی اتا جان کو ملا۔ ہم نے جب سے ہوش سنجالا اتا جان کا تا وفات مسجد کے ساتھ ایک غیر معمولی تعلق دیکھا۔جب ابھی دارالتوحید آصف بلاک تعمیر نہیں ہوئی تھی تب بھی اتا جان میرے چھوٹے بھائی کوسائکیل پر بٹھاکر دارالجمد مسلم ٹاؤن لاہور لے جایا كرتے تھے۔مسجد دارالتوحيد آصف بلاك كى تعمير ميں براه پراه کر حصه لیا-بعد ازال 1995ء میں جب جوہر ٹاؤن بلاک میں اپنا دوسر اگھر بنایا تو یہاں بھی مسجد کے ابتدائی ممبران میں سے ہونے کاشرف حاصل ہوا۔ چندہ با قاعد گی سے ادا کرتے تھے اور پورار یکارڈ رکھتے تھے۔صدقہ وخیرات بھی با قاعد گی ہے دیا کرتے تھے اور جن غريب غرباء كو آپ ز كوة دياكرتے تھے وہ جانتے ہیں کہ آپ اس عالم فانی میں اب نہیں ہیں اور اب گھر آکر بتاتے ہیں کہ انہیں زکوۃ دیا کرتے تھے۔اور اتی جان بھی انھیں خالی ہاتھ نہیں جانے دیتیں اور اب جب که اتی جان کو اتاجان کی پنشن ملنا شر وع ہوئی تو انہوں نے وہ بھی غریب لو گوں میں تقسیم کر دی اور چند لو گوں

کے وظائف مقرر کر دیے جو احمدی بھی نہیں ہیں۔ آپ وصيت كا بورا حساب ركھتے تھے۔شايد جانتے تھے كه رخصت کا وفت آیا چاہتا ہے کیونکہ آپ کی الماری میں سے تمام کاغذات ترتیب سے پڑے ہوئے مل گئے اور ہمیں رتی بھر بھی تکلیف نہ ہوئی۔

آپ کے قریبی دوست مکرم محمد شفیق صاحب کے مطابق دعوت الى الله ميس بھي چيچے نه رہتے تھے۔ سر گودھاسے غير از جماعت افراد كو محترم مولانا دوست محمد شابد صاحب کے پاس ربوہ لا یا کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں سادگی اور ڈسپلن بہت تھا۔صاف گوتھے۔ تکبر مجھی نہ کیا۔ ملازموں سے ہمیشہ اچھاسلوک کرتے۔

آپ بہت مہمان نواز تھے۔جب بھی کوئی مہمان آتا فوراً یو چھتے اور جس چیز کی ضرورت ہوتی مہیا کرتے۔آنے والے مہمان کے یاس بیٹھتے اور بچوں کا بہت خیال ر کھتے اور اُن کو بوری طرح entertain کرنے کی کو شش كرتے۔آپ كى شہادت كے بعد ميرے تصال اور در هیال نے اور بہت سے دوسرے ملنے والول نے جب افسوس کے لیے فون کیا تو خاص طور پر آپ کی خوش اخلاقی اور بچوں سے پیار کا ذکر کیااور کوئی نہ کوئی ایسا خوشگوار واقعه بھی سنایا جو آپ کی خوش دلی کو ظاہر کرتا تھا۔ بچوں کو ہنسانا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔

ہم چار بہنیں اور سب سے چھوٹا ایک بھائی ہے۔ بیٹیوں کی تربیت بھی الیی ہی کی جیسے کہ بیٹے کی۔ مجھی فرق روانہ ر کھا۔ بیٹیوں کی پیدائش پر مجھی بیہ نہ سوچا کہ بیٹا نہیں ہے۔ میں بہنول میں سب سے چھوٹی اور چوتھ نمبریر ہوں۔میرے اتی بتاتی ہیں کہ میری پیدائش پر سپتال میں مٹھائی لے کر آئے تو ڈیوٹی پر موجو د نرس بہت جیران ہوئی اور کہا کہ آپ کی پہلے تین بیٹیاں ہیں اور پھر بھی آپ الله كاشكراداكررے بيں۔ آپ بميشہ كتے تھے كہ جواللہ دے اس پر راضی رہنا چاہیے اور شاید اللہ کو یہی بات پسند آئی کہ ہربیٹی کی پیدائش پر پروموش ملی اور آخر میں اللہ تعالی نے ایک ہونہار اور فرمانبر داربیٹے سے نوازا۔ آپ نے اپنے یا نچوں بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور مجھی بیر نہ سوچا کہ بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم کی ضرورت نہیں۔

آپ کی دو بڑی بیٹیوں نے یونیورسٹی لیول تک پڑھایا۔ تیسری بیٹی ڈاکٹر ہے۔ میں بھی کافی عرصہ تک شعبہ تدریس سے منسلک رہی اور بیر اللہ کافضل ہی ہے کہ عارا بھائی Electrical Engineering کرنے کے بعد امریکہ میں رہائش پذیرہے اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتاہے۔

آپ نے بچوں کی دنیاوی تربیت کے ساتھ ساتھ دنیوی تربیت کا بھی خیال رکھا۔ بھی جھوٹ نہ بولنے دیا۔ آپ اینے بہن بھائیوں میں بھی بے حد مقبول تھے۔ان کی ضرور توں اور خواہشوں کا خیال رکھنا فرض سجھتے تھے۔ ہمارے اتبا جان کو جمعہ کے دن سے ایک خاص انسیت ہوتی تھی۔جعہ پر جانے کے لیے کیڑے پہلے سے استری ہو کر للک رہے ہوتے تھے۔ جمعہ کے دن ہر چیز صح صح ہی صاف کروائی جاتی۔ گر باہر کا کوئی کام ہوتا تو جلدی سے نیٹا ليت اور كمت كه اب مجھ كوئى اور كام نه كهنا آج جمعه ہے۔اس روز آپ کا نہانادھونا ،شیو کرنا بھی اینے اندر ایک خاص اجتمام لیے ہو تا اور تقریباً بارہ بجے ہی تیار ہو کر بیٹھ جاتے اور پھر جمعہ کے وقت کا انتظار کرنے لگتے۔جب جعہ پڑھ کر آتے توایسے پر سکون ہوتے کہ جیسے کوئی بہت اہم کام کر آئے ہیں اور صبح کی ساری بے قرار یوں کو آرام

اس جعہ کو بھی آپ بڑے خوشگوار موڈ میں تھے۔ آپ اپنی عمر کی وجہ سے اب کرسی پر بیٹھ کر ہی جمعہ ادا کرتے تھے۔اس واقعہ شہادت کے روز آپ اُس ہال میں كرسيول يربين تتے جہال مرنى صاحب خطبہ دے رہے تھے۔جب دہشت گرد ہال میں داخل ہوااوراس نے گولیاں برسانی شروع کیں تو لوگ ہال سے مسلکہ سیر حیوں سے نیچ بیسمنٹ میں جانے لگے لیکن آپ کرسی سے نہ اٹھے اور دہشت گرد کا بغور مشاہدہ کرتے رہے۔ کیوں نہ کرتے کہ آپ کے اندر کا فوجی جاگ اٹھا تھا۔ اُس وقت آپ کو اپنی نہیں بلکہ اینے احمدی بھائیوں اور پیوں کی فکر تھی۔اس دوران آپ کو ایک گولی بھی لگی اورآپ زخمی ہو چکے تھے۔جب دہشت گر دبیسمنٹ کی طرف مرا، وه شاید سجھ رہا تھا کہ آپ کا چیجے سے کام ختم

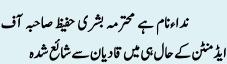
ہو چکا ہے،اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ بوڑھا زخی شیر اُسے پیھے سے آ دبوہے گا۔وہ شاید اپنی گن لوڈ كرنے كے ليے رُكا اور اتّا جان نے أسے بيچھے سے

آ د بوچا۔ ان کی یہ جر أت ایك پہلا قدم ثابت موكى اور بہت سے دوسرے خدام اور انصار ان کی مدد کو آپنچ۔ اس دوران آپ کو تین گولیاں لگ چکی تھیں۔ آپ شدید زخی بھی تھے لیکن آپ کا چرہ پر سکون تھا۔اِس دوران بھی آپ مسلسل ہدایتیں دیتے رہے کہ اِس کی جیک کو اس طرح اتارو، إس كى بن كوايسے نكالو، اور إس كى جيك defuse کر دی گئی اور آپ کی وہ قابلیت جس سے آپ نے ساری عمر اپنے وطن کا دفاع کیا، کہاں کام آئی، بیرسب خدائی کام ہیں۔ یقیناً کوئی الُوحی طاقت اُس وقت آپ کی مدد كرربى تقى اور ساتهم بى خليفه ثاني كى نام ركف والى بات حقیقت کاروپ دھار لیتی ہے کہ طاقت ور کا نام محمد احمدر کھو۔ ہم سب گھر والوں کو آپ پر فخر ہے کہ جاتے جاتے آپ نے ایک عظیم کارنامہ میں حصہ لیا اور بہت سارے لو گوں کی جان بحیائی جو اگلی نسلوں کے لیے ایک نمونه کی حیثیت رکھتاہے۔

> ہرایک قطرہ خون فصل گل اگائے گا یہ خون اب کے انو کھائی رنگ لائے گا ہے گا باعث تزئین گلش احمہ لہو شہیدوں کا یوں رائیگاں نہ جائے گا

آپ کوبعد ازاں جناح ہپتال لے جایا گیا جہاں آپریش کی مدد سے آپ کے جسم سے گولیاں نکال دی گئیں۔میری بہن اور بہنوئی جو ڈاکٹر ہیں جب ہپتال <u>پہنچ</u> توبقول اُن کے جیتال کاعملہ اس صبر ورضا کے پیکر کی تعظیم میں عزت سے کھڑا تھا کہ بیہ وہ بزرگ ہے جس نے اینے ہم وطن بھائیوں کی حفاظت کے لیے اپنی جان کا نذرانه پیش کیا ہے اور ایک دفعہ بھی منہ پر ہائے کا کلمہ خہیں آیا بلکہ آخری دم تک دوسروں کی ہی فکر تھی۔ آپ نے تھیج معنول میں حضرت مسیح موعودٌ سے کیا ہوا وعدہ بورا کر د کھایا۔وہ مر دہ نہیں بلکہ زندہ ہے اور انھوں نے ایک دائمی زندگی پالی ہے اور خدا تعالیٰ کے دین کی آبیاری کے باعث بنے ہیں۔ ہمیں ان پر فخر ہے۔





شعری مجموعے کا 164 صفحات پر مشمل پھولوں سے سبحی بید گلاب رنگ کتاب محترمہ بشری حفظ صاحبہ کی ایک سو نظموں کا گلدستہ ہے۔ یہ نظمیں حمد و ثنا اور خلافت سے لے کر غزلیات تک بیسیوں مضامین پر مبنی ہیں۔ آپ نے اس کتاب کا انتشاب اپنے مرحوم والدین (محترمہ رشیدہ خاتون صاحبہ اور محترم قریثی محمد عبد اللہ صاحب سابق آؤیٹر صدر المجمن احمد بہ ربوہ) کے نام کیا ہے۔

بشري حفيظ

نداء،ایک کاوش ہے سنجیدہ سنائے میں زندگی کی لہر دوڑانے کی اور پر شور ہجوم میں امن کا پیغام سنانے کی۔ یہ پیغام پہنچانے میں بُشر کی حفیظ صاحبہ کس حد تک کامیاب ہوئیں یہ آپ کو کتاب پڑھ کر اندازہ ہو گا۔ چندہ اشعار پیش خدمت ہیں۔

تو کہ رب کبریا اور تو مجسم ہے کریم تو نے لائٹریب کہہ کرسب جہال کوموہ لیا ویسے توانساں زمیں کے واسطے بھیجا گیا اب کمندیں ڈالٹا ہے ستاروں کے چ

ہدیہ کتاب5ڈالر

### اقوالإزرين

ے در خت جتنالمباہو گا اُس کاسامیہ اتناہی چھوٹاہو گا اس لئے اونچا بننے کی بجائے بڑا ہنو۔

\_ موت کو یادر کھنانفس کی تمام بیار یوں کاعلاج ہے۔ \_ جس نے علم حاصل کیا اور عمل نہ کیاوہ اُس شخص کی مانند ہے جس نے ال چلا یالیکن نے نہ بکھیرا۔

ے جس پر نفیحت اثر نہ کرے وہ جان لے کہ اُس کادل ایمان سے خالی ہے۔ یہ خوشیاں بانٹنے سے ایسی بڑھتی ہیں جیسے جنگل میں خو دروبیلیں۔

#### بقيه از صفحه 17

دونوں میں ہی ایک دوسرے سے سبقت لے جانا ہر انسان اپناحق سبحت اسے ۔ لجنہ کے اجتماع کے ذریعہ سے لجنہ کی نفسیاتی تربیت ہوتی ہے۔ ان سے لبخنات کے تجربات ومشاہدات میں اضافہ ہو تاہے۔ مقابلہ جات سے پیدا ہونے والے اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے کے نظریات کی اہمیت اور احترام کرنے کا اندازہ ہو تا ہے۔ ان اجتماعات میں سب اپنے ہم عصروں کے ساتھ تعاون، ہدردی، قاعدوں، اصول وضوابط کی پابندی، مقابلہ ومسابقت میں اعتدال، اطاعت و قیادت اور اپنی باری کا انتظار کرنے مقابلہ ومسابقت میں اعتدال، اطاعت و قیادت اور اپنی باری کا انتظار کرنے کی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے جن انسانی کی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے جن انسانی کی فردیوں کی طرف توجہ دلائی ہے اُن سے بھی آگاہی ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

دِل میں ہوسوز تو آئھوں سے رواں ہوں آنسو تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو سرمیں نخوت نہ ہو آئھوں میں نہ ہو برق غضب دل میں کینہ نہ ہولب پہ مجھی ڈشنام نہ ہو الغرض یہ اجماع ایک سالانہ ریفریشر کورس ہے جو کہ ہم سب کوایک مکمل روحانی زندگی سے بھر پور انسانیت کا درس دیتا۔

#### قرأةالعين

یسری رافع صاحبہ اہلیہ عبد الرافع صاحب جماعت وان ساؤتھ سے تحریر کرتی ہیں کہ خدا تعالی کے فضل سے مور ندہ 9 دسمبر 2015ء کو اللہ تعالی نے اُنہیں ایک بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام عیلی حکیم رافع ہے۔ یہ بچہ الحمد للہ وقف نوکی بابر کت تحریک میں شامل ہے۔ نومولو د کرم عبد السلام شخصاحب آف کے نو جماعت کا بوتا، کرم ناصر محود کھو کھر صاحب آف کے نو جماعت کا نواسہ نیز کرم عبد الحکیم شخصصاحب مرحوم آف احمد یہ ابوڈ آف پیں کا پڑ بوتا ہے۔ خدا تعالی نومولود کو صحت وسلامتی والی زندگی عطاء فرمائے۔ آمین۔

# ماهِ می

## عطيه عارف\_\_\_ويسنن ساؤتھ

گیا۔ ہر ایک کا خیال رکھنے والا ناصر محمود اینے دادا کی خدمتیں کر گیا شاید والدین کی خدمت کرنے کے لئے عمر مخضر تھی۔ دادا کی ٹانگییں دبانا، مالش کرنا، ہر دفعہ ان کے کہنے پر جائے بناکر دینا اور ان کا خیال كرنا-ايخ يرائ سبك لئع محبول كاسمندر تفا كسى كو بهى ضرورت بوكسى لمحه بهى ناصر محمود فورًا حاضر ہو جاتا۔ کسی کو بھی خون کی ضرورت ہوتی دونوں بھائی خون دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے ایک مرتبه میں نے ہی روکا کہ تم کون سااتنے تندرست و توانا ہو کہ ہر دفعہ بھاگے جاتے ہو ۔ مجھے ایک مسکر اہٹ کے ساتھ جواب دیا" امی میر اخون صحت مند خون ہے" ہر کام میں چاہے خدمت خلق ہویا پکنک ناصر محمود حاضر ہو جاتا۔ گاڑی تو ہمیشہ تیار رکھتا کہ کسی کو بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ جن احمدیوں کو سواري كامسًد موتا\_ يبل ان كو گاڑي ميں مسجد يا نماز کے لئے چیوڑ تابعد میں ہمیں خاندان والوں کولے کر جاتاوالیسی پر بھی پہلے اُنہیں لا تا بعد میں ہمیں۔ بہنوں کے لئے بے مثال محبت کرنے والا بھائی اور بھائی کا وست ِ راست اُسے چھوٹا ہی سمجھ کر بہت سی ذمہ داریاں خود اُٹھا رکھی تھیں ۔ ددھیال چونکہ غیر احمدی تھے ان کا بہت خیال رکھتا اور ان سے ان کی ضروریات کے مطابق مدو بھی کرتا۔ قادیان جلسہ پر جب گیاتو صرف 18 سال کا تھا مگر اتنی عقلندی سے سب کے لئے تحفہ جات لا یا کہ حلقہ گلبرگ کا ہر ممبر بقيه صفحہ 28 پر

چھوٹا عامر مشہود جب پیدا ہوا تو اس نے بھائی کا لفظ بولناسیکھا۔ آخری لمحہ بھی بھائی کو فون پر بات کرکے اس کی خیریت معلوم کی اور مجھی عامر کو نام لے کر نہیں یکارا ہمیشہ بھائی کہتااور اگر مبھی اُس پر غصہ ہو تا تو بھائی صاحب کا لفظ استعال کرتا۔والدین کی فر مانبر داری کے ساتھ بہنوں سے اور رشتہ داروں سے بھی اس کی شفقت محبت بھر اسلوک کر تا،اور عزت و احترام یاد گارہے۔ بچوں سے بے انتہاء پیار کر تا تھا۔ ہمسابوں کے بیج توناصر بھائی سے خاص لگاؤر کھتے اور اطفال الاحديد كے ساتھ تو محبتوں كا وہ سمندر تھاجو آج بھی ہر ملنے والا یاد کر تاہے۔خدا کے فضل سے جماعتی کاموں میں ہمیشہ آگے رہتا۔ بجین میں ہر پر و گرام میں دونوں بھائی حصہ لیتے پھر اس نے بہت سی چیزیںDesign وغیرہ بناکر اطفال کے اجتماع اور نمائش میں انعام حاصل کئے۔اس نے جو '' طاہر كالونى" بنائي تقى ، كمال تقى \_ ربوه كا نقشه جس ميں سکول ، میبتال ، اسٹیش ، بازار ، دارلضیافت وغیرہ بنائے اور ہر مرتبہ انعام لیا۔ مربیان سلسلہ کے ساتھ عزت واحترام کے علاوہ محبتوں کارشتہ تھا۔ آج بھی مربیان سلسله اس کو یاد کرتے ہیں۔جذبہ خدمت خلق تواس میں کوٹ کوٹ کر بھر اتھا کہ شہادت سے چند لمحات قبل ایک زخی جو غیر مکلی تھا کی ٹانگ پر اپنا رومال نکال کر باندھااس کے لئے یانی کی جدوجہد کی اور آتے ہوئے گرینیڈ کوروک لیا کہ اس کے پیچھے کئی خاندانوں کے چراغ بجھے سے چ گئے ،ناصر امر ہو

'' وه كون سا جذبه تقاروه جذبه شهادت كا'' تاريخ احدیت میں می کے مہینہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔جس میں جماعت نے دوسری قدرت کو دیکھا اور خلافت کی برکات حاصل کیں۔ تاریخ لاہور میں یہ ماہ اور بھی اہم اور یاد گارہے۔جس میں 84 جماعت نے اپنی جانوں کا نذرانہ دیا اور حضرت مسیح موعود گا الہام پوراہوا۔ان شہداءنے تاریخ میں انمٹ نفوش چھوڑے اور یادول کے وسیع سمندر بھی میر اپیارا بیٹا ناصر محمود تھی اس تاریخ کا ہیر و بنا جس نے اپنی بہادری اور برموقع حکمت سے کئی گھر انوں کے چراغ گُل ہونے سے بچادیئے۔وہ خاندان آج بھی ناصر کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں کہ اُن کے بھائی ، اُن کے سہاگ، ماؤں کے لعل حیات ہیں۔ناصر محمود نے ایک لمحہ میں آگے بڑھ کر گرینیڈ کوایک بال کی طرح اُچھال کر اپنی جان کا نذرانہ دے گا۔میر ابیٹا اس جہان رنگ و بُو میں میری شادی کے بعد 2 سال بعد دعاؤں سے 8 مئی کو آیا۔ ناصر اپنے خاندان کا پہلا بچیہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے میری اور بزر گوں کی دعاؤں سے اس میں وہ خوبیاں بھی پیدا کی تھیں جو میں آج مسجھتی ہوں کہ واقعی اس قابل تھا کہ"زندہ" رہے۔اس کا بچین گاؤں میں گزراجہاں گالی دینا ایک معمولی بات تھی۔ناصر محود کوخداتعالیٰ نے خاص ہی نیکی کارنگ دیا تھا۔ اس نے مجھی مجھی گالی نہ دی اور ہمیشہ شائستہ لیج میں بات کر تا۔ ساڑھے یانچ سال کی عمر میں قرآن مجيد ختم كرليا تفاراس سے صرف سواجار سال

# "حياء پاكدامني اوراجري عورت"

## عظمیٰ رشید۔مارٹن ڈیل۔ کیگری

خداتعالی نے عورت کوایک ایس مخلوق بنایا ہے جو عمومًا کسی بھی جذبے کے زیرا اڑ جلد آ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ برائی کے اثر کو بھی جلد قبول کرلیتی ہے اسی لئے وہ جھوٹ، چغلی، غیبت اور بد خلنی جیسی برائیاں ہر عورت میں کسی نہ کسی حد تک یائی جاتی ہے۔

ایک احمدی عورت کوچونکہ اس معاشرے کو تبدیل کرنے اوراحمدیت کی ترقی میں قدم سے قدم ملاکر چلناہے اس کے اس کو تعلیم وتربیت میں اورزُہے میں عام عورت سے آگے ہوناچاہئے۔

احمدی عورت کو ہمیشہ اس کھلی حقیقت سے آشا ہوناچاہئے کہ حیااور پاکدامنی ہی اُس کااصل زیورہے حیاوہ زیورہے جوعورت کے ظاہری اور باطنی حُسن میں بے پناہ اضافہ کرتاہے۔

پھر یبی حیائس کی پاکدامنی کی ضانت بن جاتی ہے اور شیطانی حملوں سے اس کی حفاظت کرتی ہے۔
آخضرت مُلَّالِیْنِ فرماتے ہیں کہ "حدسے بڑھی ہوئی بے حیائی ہر مر تکب کوبد نمابنادیتی ہے اور شرم وحیاہر حیا

دار کو حسن سیرت بخشاہے اور اُسکو خوبصورت بنادیتا ہے''۔(ترندی کتاب البر والصلہ)

ایک حیادار عورت کی حیائی کے پردے، لباس، چال ڈھال، بول چال اور میل جول میں ہر جگہ نظر آتی ہے۔

حضرت مسے موعودعلیہ الصلاۃ والسلام پاکدامنی

کے بارے میں فرماتے ہیں "احسان" سے مراد خاص وہ
پاکدامنی ہے جومر داور عورت کی قوت تناسل سے علاقہ
رکھتی ہے اور محصن یا محصنہ اس مر دیاعورت کو کہاجاتا ہے
جو حرام کاری یااس کے مقدمات سے مجتنب رہ کراس
ناپاک بدکاری سے اپنے تنین روکے ۔۔۔اس جگہ یہ
یادر ہے کہ یہ خُلق جس کانام احسان یاعفت یعنی پاکدامنی
ہوبد نظری یابدکاری کی استعدادا پنے اندرر کھتا ہے لیمنی
قدرت نے وہ قوی اس کو دے رکھے ہیں جن کے ذریعہ
قدرت نے وہ قوی اس کو دے رکھے ہیں جن کے ذریعہ
اس جرم کاار تکاب ہوسکتا ہے اس فعل شنعے سے اپنے تنین

حضرت خلیفۃ المسے الخامس الیدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں جہال حیاکا احساس ختم ہوجائے وہیں سے پاکدامنی پرچھینٹے پڑنے کے خطرات کا آغازہو تاہے لیس ہراحمدی الڑی سے بادر کھے کہ اس نے اس زمانہ میں حضرت مسے موعود گومان کر (دین) کی تعلیم پر عمل کرنے کاعہد کیا ہے آپ کی جماعت میں شامل ہو کر اس کا ایک مقام اور نقد س ہو اسے دو سرول سے ممتاز کر تاہے مگر سے پچپان اور یہ امتیاز صرف اسی صورت میں رہ سکتاہے کہ (دینی) تعلیم پر عمل پیداہو کر کسی احساس کمتری میں مبتلاہوئے بغیر ہر اس عمل سے دور رہے جس سے حیااور پاکدامنی پر معمولی سی آئی ہوا پٹے آپ کو شیطانی حملوں سے بچائے اور اسکے خداکے حضور دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ خود کو اس لباس سے ڈھائے جو تقویٰ کا لباس ہے اللہ ساتھ خود کو اس لباس سے ڈھائے جو تقویٰ کا لباس ہے اللہ تعالیٰ ہم میں سے پر ایک کو اس کی تو فیق عطافر مائے۔

(روزنامہ الفضل 19 اکتوبر 2011)

#### 

(بقيه ازصفحه 27)

اُس سے خوش ہوا۔ ہماراگھر گلبرگ میں نماز سنٹر تھا۔ ناصر نمازیوں کے لئے، اجلاسوں کے لئے ہمیشہ گھر کو تیار رکھتا۔ خدانے اُس کی نیکیوں کی کمبی اور طویل تر فہرست کے بدلہ میں وہ درجہ دیاجو امر ہو گیا۔ جمعہ 8 مئی کو دنیا میں آنے والامیر اناصر بیٹا 28 مئی جمعہ کو خدا کے حضور حاضر ہو گیا۔ یادوں کے لامتناہی سلسلے ہمیں دے گیا اپنے بچوں کے کمبتوں کا سائبان تھا۔ خدا اس کے بچوں کو نیک، لاکق، اور قابلِ فخر بنائے۔ اور ہمارا انجام بخیر کرے۔ آمین۔

ہے بیہ عہد وہی تو تھا، جو تونے نبھا یا تھا گرینیڈر کوروکا تھا، بہتوں کو بحیایا تھا



5





## محنت میں ہی بر کت ہے

پياري بچيو!

ایک د فعہ کا ذکرہے کہ کسی گاؤں میں ایک بوڑھااپنے پانچ بیٹوں کے ساتھ ر ہتا تھالیکن وہ سارے بیٹے بہت تکھے اور کام چور تھے۔ سارا دن فارغ بیٹھے رہتے اور اینے باب کا تھیتی باڑی میں ہاتھ نہ بٹاتے ۔اُن کا باپ انہیں ہر طریقے سے سمجھا کر ننگ آگیالیکن وہ نہ شد ھرے۔اُن کا باپ بہار ہو گیااور اُس کا آخری وقت آگیا تواس نے اینے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ میں اِس دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں اس لئے ایک رازتم سے شئیر کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری زمین میں ایک خزانہ وفن ہے لیکن میں پیہ بھول چکا ہوں کہ وہ کس خاص جگہ پر دباہواہے۔تم میں سے جواس خزانے کو ڈھونڈ نکالے گا، اُسکا مالک ہوگا۔باب کے مرنے کے بعد یانچوں بیٹے کدال لیکر اپنی زمین کھودنے نکل پڑے اور پوری زمین اوپر نیچے کر دی لیکن کچھ بھی ہر آمد نہ ہوا مایوس میں سرینچ کئے بیٹھے تھے کہ ایک دانا ہخض وہاں سے گزرا اور سارا ماجرابوچھا۔ پھروہ بولا اتنی محنت سے تم لوگوں نے زمین کھود کر نرم کی ہے اب اس میں چے بھی بو دو۔ چے ہویا گیا، تو محنت رنگ لائی اور خوب فصل ہوئی، اسکوجب بیچا گیا تو دُ هیروں دولت حاصل ہوئی۔جب وہ بزرگ انہیں دوبارہ ملاتواس نے وہ خزانہ جس کی طرف تمہارے باپ نے اشارہ کیا تھا۔ بیٹے بھی خوب سمجھ چکے تھے کہ واقعی محنت میں ہی برکت ہے۔

#### سوال نمبر 2: حل كريں 11 8

10 14 12

ہر سطر میں دائیں اور بائیں کالم کے نمبروں کو جمع کریں اور پھر در میان والے کالم کے نمبرزسے منفی کردیں توجواب8 آتاہے۔

### بوجھوتوجانیں!

بياري بچيو!

1۔وہ کونی چیز ہے جوایک کونے میں چپکی رہتی ہے لیکن ساری د نیاکاسفر کرتی ہے۔

2\_میں کھاتی رہوں گی توزندہ رہوں گی۔ پییوں گی تو مر جاؤں

3۔ فرض کریں آپ ایک تاریک اور ڈراؤنے کمرے میں بند ہیں باہر کیسے تکلیں گی؟

4۔وہ کیاہے جیسے کیج تو کیا جاسکتاہے لیکن پیپیزکانہیں جاسکتا۔ 5۔اُس کے پاس ایک آنکھ ہے،لیکن پھر بھی اندھی ہے۔ 6 ـ وه كياب جو آرباب، ليكن آتانبيس ـ

جوابات: 1- کلٹ \_2 \_ آگ \_ 3 \_ آپ فرض کرنابند كردير ـ 4- زكام -5 ـ سوئي -6 ـ گل

سوال نمبر 2 کاجواب